سردی کا موسم اور ہم

مؤلف:
خالد تسنیم المدنی

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

مؤلف:
خالد تسنیم المدنی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Book’s Description

کتاب یا رسالے کا نام	سردی کا موسم اور ہم
مؤلف	خالد تسنیم المدنی (المتخصص في الفقه الاسلامي)
ناشر	صابیا ورچوئل پبلی کیشن SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت	JUMADAL OOLA 1444H DECEMBER 2022
صفحات	119

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.in

© 2022 All Rights Reserved.

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام

کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہو گا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ تعالی کا بے پایاں احسان وکرم ہے کہ اس نے ہمیں مختلف قسم کے موسم سے لطف اندوز ہونے کا موقع میسر فرمایا، مختلف قسم کے یہ مواسم انسانی زندگی میں حسن و لطافت کا اضافہ کرتے ہیں۔

موسمِ سرما سال کے چار موسموں میں سے ایک ہے۔ کئی ممالک میں موسم سرما کا آغاز ماہ دسمبر سے ہوتا ہے۔ لیکن کچھ ممالک جیسے یو کے، یورپ اور بالخصوص پہاڑی علاقوں میں نومبر کے مہینے سے ہی سردی شروع ہوجاتی ہے، اس موسم میں دن چھوٹے اور راتیں لمبی ہوجاتی ہیں۔ کئی علاقوں میں برف باری بھی ہوتی ہے۔ جس طرح اللہ تعالی نے انسان کی طبیعت مزاج، رنگ ونسل ، شکل وصورت اور خاندان وقبیلے میں اختلاف رکھا ہے، اسی طرح سال کے موسموں میں بھی تبدیلی پائی جاتی ہے۔ ان موسموں کا بدلنا، درختوں کے پتوں کا رنگ بدلنا یا ان پتوں کا گر جانا، یہ سب اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ کائنات کی ہر شے کو بدلنا ہے جو اس دنیا میں آیا ہے اس نے ایک دن جانا بھی ہے باقی رہنے والی ذات صرف اللہ وحدہ لا شریک لہ کی ہے۔

جس پر آج عروج ہے کل زوال ہو گا، قرآن مجید میں اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ(26)وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ(27)

ترجمہ: زمین پر جتنی مخلوق ہے سب فنا ہونے والی ہے۔ اور تمہارے رب کی عظمت اور بزرگی

والی ذات باقی رہے گی۔

(سورۃ الرحمن:26-27)

تغیر دنیا سے عبرت حاصل کریں:

عبرت حاصل کرنا اور سبق لینا روشن ذہنوں کا خاصہ ہے، عبرت پذیری، تجربہ کاری اور بصیرت مندی کی علامت ہوتی ہے، انعامات خداوندی اور مظاہر قدرت سے سبق حاصل کرنے کا عمل انسان کو کامیابیوں سے ہمکنار کرتا ہے اور تباہی سے نجات دلاتا ہے۔ نیز اس سے انسان کو نیک اور باصلاحیت لوگوں کے راستے پر چلنے کی رہنمائی ملتی ہے، اور اس کے لیے مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

مسلمان کو چاہیئے کہ وہ زندگی کے شب وروز اور ماہ و سال کی تبدیلی سے عبرت حاصل کرے، اور یہ جان لے کہ وہ اللہ کتنا طاقت و قدرت والا ہے جو دن و رات میں تبدیلی کرتا ہے۔ دن اور رات کی تبدیلی اور موسموں کے اس آنے جانے ہی سے کائنات کی رنگینی قائم ہے، اس نظام کے انتہائی مربوط ہونے سے پتا چلتا ہے کہ اس کا خالق بہت دانا اور حکمت والا ہے، ہمیں اسی کو آقا اور اسی کو پالن ہار مان کر اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔

جیسا کہ ارشاد باری ہے:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ	ترجمہ: آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کے لئے

نشانیاں ہیں۔(سورۃ ال عمران:190)

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، میں حضرت میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گھر رات میں ٹھہرا اور اس دن سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی اُن کے ہاں آرام فرماتے تھے، جب رات کا تہائی حصہ گزرا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بیدار ہوئے پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر ان آیاتِ مبارکہ (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔۔۔) کی تلاوت فرمائی۔

(بخاری، کتاب الادب، باب رفع البصر الی السماء، ۴/۱۵۹، الحدیث:۶۲۱۵)

ایک روایت میں ہے کہ تلاوت کے بعد ارشاد فرمایا:

"اس پر افسوس ہے جو یہ آیت پڑھے اور اس میں غور نہ کرے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب التوبۃ، ۲/۸، الحدیث:۶۱۹)

سائنسی علوم حاصل کرنا بھی باعثِ ثواب بن سکتا ہے:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ علمِ جغرافیہ اور سائنس حاصل کرنا بھی ثواب ہے جبکہ اچھی نیت ہو جیسے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت یا اللہ تعالیٰ کی عظمت کا علم حاصل کرنے کیلئے، لیکن یہ شرط ہے کہ اسلامی عقائد کے خلاف نہ ہو۔

اِس آیت مبارکہ میں آسمان و زمین کی تخلیق میں قدرتِ الٰہی کی نشانیوں کا فرمایا گیا ہے لہٰذا اسی کے پیش نظر اس تفکر کی ایک جھلک آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں: امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "قدرتِ الٰہی کی چھٹی نشانی آسمانوں، ستاروں کی مملکت اور ان کے عجائب میں ہے، کیونکہ جو کچھ زمین کے اندر اور روئے زمین پر

ہے وہ سب کچھ اس کے مقابلے میں کم ہے۔آسمان اور ستاروں کے عجائب میں تفکر کرنے کے لئے قرآنِ پاک میں تنبیہ فرمائی گئی ہے،چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَ جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۖۚ-وَّ هُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ

ترجمۂ :اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا اور وہ لوگ اس کی نشانیوں سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔(سورۃالانبیاء:32)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمۂ:بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی ہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔(سورۃالمؤمن:57)

ان آیات میں ہمیں دعوت دی گئی ہے کہ زمین و آسمان کی تخلیق میں غور وفکر کرو۔آسمان کی نیلاہٹ اور ستاروں کی ٹمٹماہٹ کو دیکھ لینا غور نہیں کہ یہ تو جانور بھی کر لیتے ہیں بلکہ مقامِ افسوس تو یہ ہے کہ تو اپنے عجائب اور اپنی ذات کو جو تیرے پاس ہیں اور وہ زمین و آسمان کے عجائب کی بہ نسبت ایک ذرہ بھی نہیں جس کو تو پہچان سکتا تو پھر زمین و آسمان کے عجائب کو کیسے پہچان سکے گا۔تجھے بَتَدریج معرفت کے درجات پر ترقی کرنی چاہئے۔تجھے پہلے اپنی ذات کو پہچاننا چاہئے،پھر زمین اور اس کی تمام اَشیاء کا عرفان حاصل کرنا چاہئے،پھر ہوا،بادل وغیرہ کے عجائب کی پہچان کرنی چاہئے،پھر

آسمان اور ستاروں کی معرفت حاصل کرنی چاہیے، پھر کرسی اور عرش کو پہچاننا چاہیے، پھر عالَمِ اَجسام سے نکل کر عالمِ ارواح کی سیر کرنی چاہیے، پھر فرشتوں، جنوں اور شیطانوں کو جاننا چاہیے، پھر فرشتوں کے درجات اور مقامات کا عرفان حاصل کرنا چاہیے، آسمان اور ستاروں کی گردش، ان کی حرکت اور ان کے مَشارق و مَغارب کو دیکھنا چاہیے کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔ ستاروں کی کثرت پر غور و فکر کرنا چاہیے۔ انہیں کوئی بھی شمار نہیں کر سکتا، ان میں ہر ستارے کا رنگ مختلف ہے، کچھ چھوٹے ہیں اور کچھ بڑے ہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی شکل مختلف ہے مثلاً کچھ بیل کی شکل کے ہیں اور کچھ بچھو کی شکل کے۔ پھر انسان ان کی مختلف حرکات پر غور کرے، کئی ایک ماہ میں سارے آسمان کو طے کر جاتے ہیں۔ کچھ سال بھر لگاتے ہیں، کئی انہیں طے کرنے میں بارہ سال لگاتے ہیں، کئی ستارے تیس سالوں میں سارے آسمانوں کی گردش پوری کرتے ہیں، اکثر ستارے 30,000 سال میں سارے آسمانوں کی مساحت طے کرتے ہیں۔ جب تو نے زمین کے کچھ عجائبات کو جان لیا تو یہ بھی سمجھ لے کہ عجائبات کا فرق ہر ایک چیز کی شکل کے اختلاف کے مطابق ہوتا ہے، کیونکہ زمین اگرچہ اتنی وسیع ہے کہ کوئی اس کی حد کو نہیں چھو سکتا مگر سورج زمین سے بڑا ہے۔ اس سے معلوم ہو جانا چاہیے کہ آفتاب کتنا دور ہے جو اتنا چھوٹا نظر آتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ کتنی تیزی سے حرکت کرتا ہے کہ آدھی ساعت میں آفتاب کا تمام گھیرا زمین سے نکلتا ہے۔۔۔۔ یونہی آسمان پر ایک ستارہ ہے جو زمین سے سو گُنا بڑا ہے۔ وہ بلندی کی وجہ سے چھوٹا نظر آتا ہے، ایک ستارہ اگر اتنا بڑا ہے تو سارے آسمان کا اندازہ لگائیں کہ وہ کتنا بڑا ہو گا۔ ان سب کی

عظمت و بزرگی کے باوجود تیری نگاہوں میں چھوٹا کر دیا گیا تاکہ تو اس سے مالکِ حقیقی کی عظمت و فضیلت سے آگاہی حاصل کر سکے۔

(کیمیائے سعادت، رکن چہارم، اصل ہفتم، ۲/۹۱۸-۹۱۷) موسم سرما کا ذکر قرآن میں

اِس کائناتِ ہست و بود میں اللہ ربّ العزت کی تخلیق کے مظاہر بے شمار ہیں؛ ان ہی میں موسموں کا اختلاف بھی قدرت الٰہی کا عظیم مظہر ہے، اللہ تعالیٰ نے تعریف و تعارف کی مصلحت سے جہاں انسانی مزاج و طبیعت، رنگ و نسل اور خاندان و قبیلے میں اختلاف رکھا ہے وہیں سال کے موسموں میں بھی تنوع و تغیر پایا جاتا ہے۔ عمومی طور پر اہل زمین سال بھر میں چار موسموں گرمی، سردی، بہار اور خزاں سے مستفید ہوتے ہیں۔ ان میں ہر موسم اپنی الگ خصوصیت و شناخت رکھتا ہے: گرمیاں ان کھیتوں، فصلوں اور پھلوں کے لیے موزوں اور مناسب ہوتی ہیں جو زیادہ درجۂ حرارت چاہتے ہیں۔ سردیوں میں خشک میوہ جات کی بہتات ہوتی ہے جو اپنا منفرد مزہ رکھتے ہیں۔ برسات کی ہوائیں اللہ کی رحمت کی نوید لاتی ہیں اور بارش خشک ٹیلوں اور قحط زدہ علاقوں کو سرسبز و شاداب کر دیتی ہے۔ موسم خزاں میں پتے جھڑتے ہیں اور درخت نیا لبادہ پہننے کی تیاری کرتے ہیں۔ الغرض موسموں کا تغیر و تبدل بھی اللہ کی نعمت اور اس کی قدرت و عظمت کی عظیم نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس نعمت و احسان کا باقاعدہ ذکر قرآن میں فرمایا ھے:

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ (1) إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ (2)

ترجمہ: قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے۔ انہیں سردی اور گرمی دونوں

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ (3) الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ (4)

کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے۔ توانہیں اِس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہیئے ۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف سے امن بخشا۔

سورۃ القریش:(1-4)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ-وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ(117)

ترجمہ: اس دنیاوی زندگی میں جو خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا جیسی ہے جس میں شدید ٹھنڈ ہو، وہ ہوا کسی ایسی قوم کی کھیتی کو جا پہنچے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو تو وہ ہوا اس کھیتی کو ہلاک کردے اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں (سورۃ ال عمران:117)

اسی طرح سورہ نور میں برف کے پہاڑوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ

ترجمہ: کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نرمی

يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ	کے ساتھ بادل کو چلاتا ہے پھر انہیں آپس میں ملا دیتا ہے پھر انہیں تہہ درتہہ کردیتا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ اس کے درمیان میں سے بارش نکلتی ہے اور وہ آسمان میں موجود برف کے پہاڑوں سے اولے اُتارتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے اس پرانہیں ڈال دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اس سے انہیں پھیر دیتا ہے قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھیں لے جائے۔ [النور:43]

موسم سرما کی فضیلت:

موسم سرما کی یہ بھی ایک بھلائی کہ اس موسم میں برف باری کثرت سے ہوتی ہے اور پھر وہی برف گرمی میں پگھل کر زمین اور تمام جانداروں کی سیرابی اور رزق کا باعث بنتی ھے اور کائنات ارضی میں ہر ذی روح کی زندگی پانی سے ہے جیسا کہ اللہ تعَالٰی نے ارشاد فرمایا:

أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ ترجمہ: کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَاؕ وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ

کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے تو ہم نے انہیں کھول دیا اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

(سورۃ الأنبیاء30)

آسمان و زمین ملے ہوئے ہونے سے مراد:

اس آیت میں فرمایا گیا کہ آسمان و زمین ملے ہوئے تھے، اس سے ایک مراد تو یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملا ہوا تھا ان میں فصل و جدائی پیدا کر کے انہیں کھولا گیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ آسمان اس طور پر بند تھا کہ اس سے بارش نہیں ہوتی تھی اور زمین اس طور پر بند تھی کہ اس سے نباتات پیدا نہیں ہوتی تھیں، تو آسمان کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے بارش ہونے لگی اور زمین کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے سبزہ پیدا ہونے لگا۔

(خازن، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۳۰، ۳/۲۷۵)

اس معنی کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے، چنانچہ حلیۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص حضرتِ عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس آیا اور آسمانوں اور زمین کے بارے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا" کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ "حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھ لو، پھر جو وہ جواب دیں مجھے بھی بتانا۔ وہ شخص حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس گیا اور ان سے یہی سوال کیا تو انہوں نے

فرمایا: ہاں آسمان ملا ہوا تھا اس سے بارش نہیں ہوتی تھی اور زمین بھی ملی ہوئی تھی کوئی چیز نہ اگاتی تھی پھر جب اللہ تعالیٰ نے زمین پر مخلوق کو پیدا کیا تو آسمان کو بارش کے ساتھ اور زمین کو نباتات کے ساتھ پھاڑ دیا۔ وہ شخص حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْهُمَا کے پاس واپس آیا اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْهُمَا کا جواب سنایا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے فرمایا "بے شک حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْهُمَا کو علم عطا کیا گیا ہے، انہوں نے سچ اور صحیح فرمایا ہے، وہ بالکل اسی طرح تھے۔

(حلیۃ الاولیاء، ذکر الصحابۃ من المہاجرین، عبد اللہ بن عباس، ۱/۳۹۵، روایت نمبر ۱۱۲۸)

ہر جاندار چیز کو پانی سے بنانے کا مفہوم:

ہر جاندار چیز کو پانی سے بنانے سے کیا مراد ہے اس کے بارے میں مفسرین کے مختلف اَقوال ہیں:

(1) اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب بنایا ہے۔

(2) اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا ہوا ہے۔

(3) پانی سے نطفہ مراد ہے۔

(خازن، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۳۰، ۳/۲۷۶-۲۷۵)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفا صحیح سند سے ثابت ہیں:

كان أبو هريرة رضي الله عنه يقول: ألا أدلكم على الغنيمة الباردة،

قالوا: بلی، فیقول: الصیام فی الشتاء.

(السنن الکبری للبیہقی: ج5 ص845)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ کیا میں تمہیں ٹھنڈی {بڑی آسان} غنیمت کے بارے نہ بتاؤں ؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں (آپ ضرور بتائیں) پھر آپ نے فرمایا ٹھنڈی {بڑی آسان} غنیمت یہ ہے کہ سردی کے موسم میں روزہ رکھا جائے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الشتاء غنیمة العابدین

یعنی سردی کا موسم عبادت گزاروں کیلئے موقعہ غنیمت ھے۔

(حلیة الاولیاء ج1 ص51. ج9 ص20. الزهد للامام احمد رحمه الله: 615.)

موسم سرما کی اہمیت:

ہم ذرا اس بات کا صرف تصور کریں کہ اگر ہمیشہ ایک ہی موسم اور ایک ہی درجۂ حرارت و برودت رہے تو اس دنیا میں انتشار برپا ہو جائے، بدمزگی اور بے رنگی پیدا ہو جائے، وقت گزرنے کا احساس ختم ہو جائے اور رنج کی کیفیت کبھی راحت میں بدلنے نہ پائے۔ غور کیا جائے تو سال کے ان چاروں موسموں میں بندہ مؤمن کے لئے اس کے ایمان و اعمال، رہن سہن، چال ڈھال اور تبدیلی و انقلاب سے متعلق سبق آموزی کے ایسے مظاہر موجود ہیں ؛جن میں غور و خوض کرکے وہ دنیا اور آخرت

سنوار سکتا ہے، البتہ اکثر لوگ ان چیزوں سے ناواقفیت کی بناء پر بغیر عبرت و موعظت کے ہر موسم یوں ہی سرسری گزار دیتے ہیں۔

سردی کی شدت کا سبب:

موسموں کے بعض ظاہری اسباب ہوتے ہیں جنہیں ہر ذی شعور بندہ جان سکتا ہے لیکن شریعت نے سخت گرمی اور سردی کا ایک سبب یہ بھی ذکر فرمایا ھے کہ موسم سرما میں شدت کی سردی اور موسم گرما میں شدت کی گرمی جہنم کی سانس کی وجہ سے ہے ، چنانچہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَتِ النَّارُ:رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأْذَنْ لِي أَتَنَفَّسْ، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ، أَوْ زَمْهَرِيرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ، وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ أَوْ حَرُورٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ

جہنم نے اللہ تعالیٰ کے حضور شکایت کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے رب! میرا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے، لہذا مجھے سانس لینے کی اِجازت مَرحمت فرمائیے ، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُسے دو سانس لینے کی اِجازت دیدی، ایک سانس سردی میں اور دوسری گرمی میں، پس تم لوگ جو سردی کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہو تو وہ جہنم

کے سانس لینے کی وجہ سے ہے اور
جو گرمی کی تپش محسوس کرتے ہو وہ
بھی جہنم کے سانس لینے کی وجہ
سے ہے۔
(صحیح البخاري، رقم الحدیث 3260 مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن) اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

خیال رہے کہ فلاسفہ کے نزدیک گرمی آفتاب کے قرب سے آتی ہے مگر آفتاب میں گرمی دوزخ سے آئی۔ ہوسکتا ہے کہ گرمی آفتاب سے بھی ہو اور دوزخ کی بھڑک کی توجہ سے، اگرچہ گرمیوں کے موسم میں بعض پہاڑوں اور بعض مقامات پر ٹھنڈک رہتی ہے لیکن یہ اس کے خلاف نہیں جیسے سورج کی گرمی ایک ہے لیکن اس کے اثر کا ظہور زمین پر مختلف، کہیں سردی، کہیں گرمی، ایسے ہی ادھر بھی ہے کہ بھڑک کی توجہ جہاں زیادہ ہے وہاں گرمی، جہاں کم ہے وہاں سردی،

آپ مزید لکھتے ہیں دوزخ جب اوپر کو سانس لیتا ہے تو دنیا میں عموماً سردی کا زور ہوتا ہے اور جب نیچے کو سانس چھوڑتا ہے تو عموماً گرمی کی شدت۔ خیال رہے کہ یہ حدیث بالکل ظاہری معنی پر ہے کسی تاویل یا توجیہ کی ضرورت نہیں ہر چیز میں قدرت نے زندگی اور شعور بخشے ہیں، قرآن کریم فرماتا ہے:"فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ "کفار کے مرنے پر آسمان و زمین نہیں روتے یعنی مسلمان کے مرنے پر

روتے ہیں،اور فرماتا ہے:"وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ"بعض پتھر اللہ کے خوف کی وجہ سے گر جاتے ہیں۔

(ملخصًا من مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد:1 حدیث نمبر:591)

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی جنتیوں کو شدت سردی اور شدت گرمی سے محفوظ رکھے گا چنانچہ اہل جنت کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

مُتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِ ۚ لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیْرًا

ترجمہ:وہ جنت میں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھیں گے۔نہ وہاں سورج کی گرمی دیکھیں گے نہ سردی کی سختی۔

[سورۃ الإنسان 13]

موسم سرما کو برا مت کہو:

چونکہ سردی وگرمی اللہ تعالی کی مخلوق ہیں ، ان میں سختی وگرمی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔لہذا انھیں گالی دینا یا برا بھلا نہیں کہنا چاہیے

کیونکہ دن رات گرمی سردی تند و تیز طوفان بارشیں اور ہوائیں وغیرہ محض کرشمہ قدرت ہی ہیں جن پر اللہ کے علاوہ کسی کو کوئی طاقت و اختیار نہیں ہے مگر بعض نادان لوگ موسم سرما کو برا بھلا اور گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں جو کہ شریعت کے خلاف ہے،چنانچہ حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالی فرماتا ھے:

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

ترجمہ:حضرات ابوہریرہ سے

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يُؤْذِيْنِيْ اِبْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِیَ الْاَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

روایت ہے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مجھے انسان ایذا دیتا ہے وہ اسطرح کہ زمانے کو گالیاں دیتا ہے حالانکہ زمانہ (مؤثر) تو میں ہوں۔ میں رات و دن کو الٹ پلٹ کرتا ہوں

(صحیح بخاری:4826)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن) اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں ایذا سے مراد ناراض کرنا ہے، یعنی میرے متعلق وہ باتیں کرتا ہے جس سے میں ناراض ہوتا ہوں، ورنہ خدا تعالیٰ دکھ درد اور تکلیف سے پاک ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی محکوم چیزوں کو برا کہنا رب کی ناراضی کا باعث ہے۔ ایسے ہی اللہ کے پیاروں کی توہین کرنا بھی رب کی ناراضی کا سبب ہے۔

رات و دن کو الٹ پلٹ کرتا ہوں سے مراد یہ ہے کہ دن کو لے جاتا ہوں، رات کو لاتا ہوں اور بالعکس (یعنی رات کو لے جاتا ہوں اور دن کو لاتا ہوں)، نیز انہیں چھوٹا، بڑا، گرم، سرد، مفید و مضر بناتا ہوں لہذا انہیں برا کہنا مجھ پر طعن ہے۔ خیال رہے کہ یہاں دھر (زمانہ) سے مراد مؤثر حقیقی اور مسبب الاسباب ہے۔ ورنہ رب تعالیٰ کو دھر کہنا درست نہیں اور نہ دھر اللہ کا نام ہے۔

(ملخصًا من مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد:1 حدیث نمبر:22)

موسم سرما کو گالی دینا گناہ ہے:

حدیث پاک میں ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا

لَا یَسُبَّ أَحَدُکُمُ الدَّھْرَ فَإِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الدَّھْرُ

ترجمہ: تم میں سے کوئی زمانہ کو گالی نہ دے کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن) اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

اسلام میں زمانہ کو مؤثر نہیں مانا گیا مؤثر اور متصرف اللہ تعالٰی ہے، بعض لوگ سردی گرمی کو رات و دن کو گالیاں دے دیتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد:6 حدیث نمبر:4764)

ہوا (Air) پر لعنت نہ کرو:

أَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَأَنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے میں ہوا نے ایک شخص کی چادر اڑا دی، تو اس نے اس پر لعنت کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ہوا پر لعنت نہ کرو، اس لیے کہ وہ (تو اللہ کے حکم کی) تابعدار ہے، اور

جو آدمی کسی ایسی چیز پر لعنت کرے
جس کی وہ حقدار نہ ہو تو وہ لعنت
اسی کی طرف لوٹ آتی ہے۔

(سنن ابی دَاوُدَ، رقم الحدیث 4908 مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

ہوا کبھی رحمت الٰہی لے کر آتی ہے:

ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہَوا اللہ کی رحمت میں سے ہے تو کبھی وہ رحمت لے کر آتی ہے، اور کبھی عذاب لے کر آتی ہے، جب تم اسے دیکھو تو اسے برا مت کہو بلکہ اللہ سے اس کی بھلائی مانگو، اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔(سنن ابی دَاوُدَ، رقم الحدیث 5097 مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

مومن کے لئے تمام امور میں خیر ہی خیر ہے:

دیکھا جائے تو مومن کے لیئے موسم سرما کی سردی اور موسم گرما کی گرمی دونوں ہی بہتر ہو سکتی ہیں اگر وہ صبر اور رضا الٰہی پیش نظر رکھے

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے کہ اس کا تو ہر معاملہ ہی اس کے لیے بھلائی اور خیر کا ہے۔ اور یہ بات مومن کے سوا کسی اور کو میسر نہیں۔ اسے اگر خوشی اور خوشحالی ملے تو وہ شکر کرتا ہے۔ اور یہ اس کے لیے اچھا ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی نقصان (تکلیف اور دکھ) پہنچے تو (وہ اللہ کی رضا کے لیے اس پر) صبر کرتا ہے، تو یہ (بھی) اس کے لیئے بھلائی ہوتی ہے۔

(صحیح مسلم: 2999)

موسمِ سرما موسمِ حسنات ہے

موسِمِ سرما اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جو کم وقت میں زیادہ نیکیاں کمانے کا سبب ہے ،قرآن و حدیث کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سردیوں کا موسم عبادت کا موسم ہے۔ لہذا زیادہ سے زیادہ نیک کاموں میں صرف کریں، نفلی روزے رکھیں ۔ان دنوں میں رمضان کے قضا روزے بھی آسانی سے رکھے جا سکتے ہیں۔ صدقہ و خیرات کریں، راتیں بہت لمبی ہیں انہیں تہجد، دعا و استغفار، تلاوت قرآن پاک، ذکر واذکار، اور درود شریف جیسی عبادات میں خرچ کریں۔

ہمارے اَسلاف موسِمِ سرما کی آمد پر خوش ہوتے اور اسے اپنی عبادات میں اِضافہ کا موسِم قرار دیتے تھے۔

(مسندُ الفردوس، 349/2، حدیث: 6808)

حضرت معضد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں اگر شہد کی مکھی بھی بن جاتا تو پرواہ نہ ہوتی۔ گرمیوں کی دوپہر کی پیاس، سردیوں کی راتوں کا قیام اور تہجد میں قرآن مجید پڑھنے کی لذت۔

فرشتے خوش ہوتے ہیں:

سردیوں کے آنے پر تو فرشتے بھی خوش ہوتے ہیں چنانچہ حضرت سیّدُنا قتادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: بے شک !فرشتے مؤمنوں کیلئے سردیوں کے آنے پر خوش ہوتے ہیں، کیونکہ اس کے دن چھوٹے ہونے کی وجہ سے مؤمن روزہ رکھتا ہے اور رات لمبی ہونے کی وجہ سے قِیام کرتا ہے۔(الزہد لاحمد بن حنبل، ص 240، رقم: 1251)

موسم سرما اور نماز تہجد

موسم سرما کی راتیں قیام اللیل اور تہجد کے لئے بہت مناسب ہیں کیونکہ موسم سرما کی راتیں اسقدر طویل ہوتی ہیں کہ بندہ اگر رات میں دیر گئے سوئے تو بھی تہجد کے لئے آسانی سے بیدار ہوسکتا ہے۔ درج ذیل حدیث میں اسی طرف مومن کی توجہ مبذول کی گئی ہے:

الشتاء ربیع المومن طال لیلہ فقام وقصر نہارہ فصام

ترجمہ: سردی کا موسم مومن کے لئے بہار کا موسم ہے کہ اسکی راتیں لمبی ہوتی ہیں جنمیں وہ قیام کرلیتا ہے اور دن چھوٹے ہوتے ہیں جنمیں وہ روزے رکھ لیتا ہے۔

(مسند احمد: 75/3، شعب الایمان 416/3، مسند ابو یعلی: 1386 بروایت ابوسعید الخذری)

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی کے بہت سے نیک بندے موسم سرما کی آمد پر خوش ہوتے تھے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ موسم سرما کی آمد پر فرماتے: سردی کو خوش آمدید، اس موسم میں برکتیں نازل ہوتی ہیں، اس طرح کہ تہجد کے لئے رات طویل ہوجاتی ہے اور روزہ رکھنے کے لئے دن چھوٹا ہوجاتا ہے۔ ایک اور بزرگ حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ موسم سرما کی آمد پر فرماتے: اے اہل قرآن تلاوت قرآن کے لئے رات لمبی ہوگئی ہے اور روزہ رکھنے کیلئے دن چھوٹا ہوگیا ہے لہذا اس موسم میں دن کو روزہ اور رات میں تہجد کا خصوصی اہتمام کرو۔

{لطائف المعارف 453}

معلوم ہوا کہ موسم سرما میں نماز تہجد پڑھنا بہت آسان ہے اور نماز تہجد پڑھنا اور شب بیداری اللہ تعالی کے نیک بندوں اور جنت کے وارثین کا شیوہ رہا ہے نیز تہجد نیکو کاروں متقی اور پرہیز گار لوگوں کا شعار ہے

چنانچہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (15) آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ (16) كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ	بلاشبہ پرہیز گار لوگ (اس دن) باغوں اور چشموں میں ہوں گے[15] جو کچھ ان کا پروردگار انہیں دے گا وہ لے رہے ہوں گے۔ وہ اس دن کے آنے سے پہلے ہی نیکو کار تھے[16] رات کو کم ہی سویا کرتے تھے۔

[الذاریات:15-17]

اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ کو تہجد کا حکم دیا تاکہ آپ بلند مقام ومرتبہ پاسکیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا.	اور رات کو آپ تہجد (کی نماز ضرور) ادا کیجئے یہ آپ کے لئے زائد (نماز) ہے۔ عین ممکن ہے کہ آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود پر فائز

کر دے۔[الإسراء:79]

وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا

ترجمہ: اور رات کو بھی اس کے لیئے سجدہ کیجئے اور رات کے طویل اوقات میں بھی اسی کی تسبیح بیان کیجئے۔[سورۃ الإنسان ٢٦]

یہ بات معلوم ھے کہ رات کے زیادہ طویل اوقات سردیوں میں ہوتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ رات کو اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں اور پنڈلیوں پر ورم آجاتا۔ آپ فرماتے کہ:

أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

ترجمہ: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(صحیح بخاری:1130)

اہل ایمان کی صفات ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا:

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا

ترجمہ: اور وہ جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔[سورۃ الفرقان 64]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فرض نماز کے بعد سب سے افضل ترین نماز "قیام اللیل "رات کی نماز (تہجد) ہے۔ یعنی اللہ تعالی کو یہ نماز انتہائی محبوب ہے

(صحیح مسلم:1163)

بھلائی کے دروازے:

سیدنا معاذ رضی اللہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: "کیا میں تمہیں بھلائی کے دروازے (راستے) نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو ایسے بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے، اور آدھی رات کے وقت آدمی کا نماز (تہجد) پڑھنا" (بھی بھلائی کا دروازہ ھے)، پھر آپ نے یہ آیت:

تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (16) فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) [سورۃ السجدۃ ١٧] تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: رات میں ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں (یعنی راتوں کو اُٹھ کر وہ نوافل پڑھتے ہیں) ، وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں. پس کوئی نہیں جانتا کہ ان کے نیک اعمال کے بدلے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی کون کون سی نعمتیں چھپا کر رکھی گئی ہیں (جامع ترمذی:2616)

(یعنی نیک بندوں تہجد گزاروں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، اور نہ ہی کسی کان نے سنا ہے، اور نہ ہی کسی انسان کے دل نے

اس کا تصور کیا ہے (صحیح بخاری:3244)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ قیام اللیل یعنی تہجد کا اہتمام کرو اسلئے کہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے اور یہ تمھارے رب کی قربت کے حصول کا ذریعہ ہے، قیام اللیل گناہوں کی معافی اور گناہوں سے بچنے کا سبب ہے

(ترمذي:3549 من حديث ابي امامه رضى الله عنه)

رب تعالی سے زیادہ قریب ہونے کا وقت:

آدمی اپنے رب کے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اقرب مایکون الرب من العبد فی جوف اللیل الآخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر الله فی تلك الساعة فکن

ترجمہ: آدمی اپنے رب کے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے تو تم اگر طاقت رکھو کہ اس وقت اللہ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہوسکو تو ضرور ایسا کرو۔ اور اس وقت دعا بھی زیادہ مقبول ہوتی ہے

(صحیح ابن خزیمہ:1147، ترمذی:3579.3499)

بیدار ہونے پر دعا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ اور پھر یہ پڑھے: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي یعنی اے اللہ! میری مغفرت فرما"۔ یا کوئی بھی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر اس نے وضو کیا (اور نماز پڑھی) تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے۔(صحیح بخاری:1154)

سردیوں کی لمبی راتوں میں آنکھ کا کھل جانا اور بیدار ہونا عام بات ہے اور بندہ اس حدیث میں وارد خوشخبری سے بآسانی مستفید ہو سکتا ہے۔

عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے اگر وہ رات کو نماز تہجد پڑھے تو۔ یہ حدیث سننے کے بعد سیدنا عبداللہ بن عمر (رات کو نماز ہی پڑھتے رہتے) اور بہت کم ہی سوتے تھے۔(صحیح بخاری:1122)

تم تہجد کیوں نہیں پڑھتے؟

رسول اللہ ﷺ رات کے وقت سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم رات کی نماز تہجد کیوں نہیں پڑھتے؟
(صحیح بخاری:1127)

جنت واجب ہوگئی:

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا م جو مسلمان شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پوری توجہ اور حضور قلب (دل جمعی) کے ساتھ ادا کرے تو اس کیلیئے جنت واجب ہوگئی، سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: واہ واہ یہ کیا ہی اچھی (بشارت) ہے

(صحیح مسلم:234 ابوداؤد:169)

رحمت کا امیدوار:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالی اس شخص پر تعجب کرتا ہے اسکی طرف مسکراتا ہے جو سخت سردی کی رات میں بھی اپنے بستر لحاف اور کمبل سے اٹھ کھڑا ہوتا ھے وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ تعالی فرشتوں سے پوچھتا ہے میرے اس بندے کو اتنی تکلیف و مشقت برداشت کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ یا اللہ وہ تیری رحمت کا امیدوار ہے اور تیرے عذاب سے خائف ہے (اسی وجہ سے تو یہ مشقت کر رہا ھے) اللہ تعالی فرماتا ہے وہ جس چیز کا امیدوار ھے وہ میں نے اسے عطا کر دی اور جس سے ڈرتا ھے اس سے امن عطا کر دیا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی:8532، الترغیب والترھیب تحت حدیث:630)

محترم قارئین کرام! سردیوں کے موسم کو غنیمت جانتے ہوئے ہمیں اپنے اندر یہ خصلت مستقلا پیدا کرنی چاہیے تاکہ ہم مندرجہ ذیل حدیث کا مصداق بن جائیں:

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور رات میں جب سب

لوگ سو رہے ہوں اس وقت نماز پڑھو، تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے (ترمذی:2485)

موسم سرما اور نفل روزے

روزہ دینِ اسلام کی ایک عظیم عبادت ہے، جو بے شمار دینی اور دنیاوی فوائد کا حامل ہے، روزہ بظاہر ایک مشقّت والی عبادت ہے، لیکن حقیقت میں اپنے مقصد اور نتیجے کے لحاظ سے یہ دنیا میں موجبِ راحت اور آخرت میں باعثِ رحمت ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ الصّٰٓىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِۙ-اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا(۳۵)

(ترجمہ: اور روزے رکھنے والے اور روزے رکھنے والیاں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرنے والے اور حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔(پ22،الاحزاب:35)

سردیوں کے دن چھوٹے ہوتے ہیں، موسم ٹھنڈا رہتا ہے جس کی وجہ سے بھوک و پیاس کا اِحساس کم ہوتا ہے، لہٰذا ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دن کو نفل روزے رکھئے، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: سردی کے روزے

ٹھنڈی غنیمت ہیں۔(ترمذی،210/2،حدیث:797)

روزہ دار کے لئے جنت میں درخت:

ایک اور مقام پر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے ایک نفل روزہ رکھا اللہ پاک اُس کے لئے جنّت میں ایک دَرَخْت لگائے گا جس کا پھل اَنار سے چھوٹا اور سَیب سے بڑا ہو گا وہ شہد جیسا میٹھا اور خوش ذائِقہ ہو گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت روزہ دار کو اس دَرَخْت کا پھل کِھلائے گا۔(معجمِ کبیر،366/18،حدیث:935)

سردی کے موسم میں روزے رکھنا بہت آسان ہے کیونکہ دن کا دورانیہ بہت کم ہوتا ھے بندہ بغیر کسی تکلیف کے کثرت سے نفلی روزے رکھ سکتا ہے۔ احادیث میں ان کی بڑی ترغیب دلائی گئی ہے

احادیث اور نفلی روزوں کے فضائل:

(1)رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ثواب کی امید رکھتے ہوئے ایک نفل روزہ رکھا، اللہ پاک اسے دوزخ سے چالیس سال (کی مسافت کے برابر) دُور فرمادے گا۔(جمع الجوامع،190/7،حدیث:22251)

(2)اللہ کے سب سے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اسے دیا جائے، جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہو گا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔(مسند ابی یعلیٰ،353/5،حدیث:6104)

(3)رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھو، تندرست ہو جاؤ گے۔

(معجم اوسط،147/6،حدیث:8312)

نوٹ: عہدِ حاضر میں جدید سائنسی تحقیقات بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہیں کہ روزہ بے شمار بیماریوں کا علاج ہے۔

(4) جس نے کسی دن اللہ پاک کی رضا کے لئے روزہ رکھا، اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ داخلِ جنّت ہو گا۔ (مسند امام احمد، 90/9، حدیث: 23384)

(5) جو روزے کی حالت میں مرا، اللہ پاک قیامت تک کیلئے اس کے حساب میں روزے لکھ دے گا۔ (مسند الفردوس، 504/3، حدیث: 5557)

یہ تو مطلقاً نفلی روزے رکھنے کے فضائل تھے جبکہ احادیث میں بعض مخصوص ایام میں روزہ رکھنے کے بڑے فضائل بیان کئے گئے ہیں

ہفتہ وار روزے:

ہفتہ وار دو روزے پیر و جمعرات اور ماہانہ ایام بیض یعنی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے جن کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے یہ روزے بڑی آسانی سے رکھے جا سکتے ہیں۔

پیر اور جمعرات کے روزوں کی فضیلت:

پیر اور جمعرات کے روزوں بڑی فضیلت ہے:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ‘ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین	ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوموار اور جمعرات کو اعمال

والخميس فاحب ان يعرض عملی وانا صائم

(بارگاہ خداوندی میں) پیش کئے جاتے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس صورت میں پیش ہوں کہ میں روزہ سے ہوں۔

(جامع الترمذی' 1:93' کتاب الصوم' رقم حدیث: 747)

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال: رسول اللّٰه صلی الله عليه وآله وسلم: ان يوم الاثنين والخميس يغفر الله فيهما لكل مسلم الا متهاجرين يقول دعهما حتی يصطلحا

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوموار اور جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے' سوائے باہم لڑنے والوں کے' ان کے لئے حکم ہوتا ہے کہ انہیں چھوڑ دو تاوقتیکہ یہ دونوں صلح کرلیں۔

(سنن ابن ماجہ: 124 کتاب الصیام' رقم حدیث: 1740)

بدھ' جمعرات وجمعہ کا روزہ:

عن انس بن مالك' انه سمع النبی صلی الله عليه وآله

حضرت انس بن مالک ص سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی

وسلم یقول: من صام الاربعاء، والخمیس، والجمعة بنی الله له قصرا فی الجنة من لؤلؤ، ویاقوت، وزبرجد، وکتب له براءة من النار.

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت و زبرجد کا محل بنائے گا اور اس کے لئے دوزخ سے برأت لکھ دی جائے گی۔

(المعجم الاوسط، 2:188، رقم حدیث:256)

ایام بیض کے روزے:

تمام مہینوں کی طرح موسم سرما کے مہینوں میں بھی ایامِ بِیض (یعنی چاند کی تیرہ (13)، چودہ (14) اور پندرہ (15)) تاریخوں کے روزے رکھنے کی کوشش کریں کیونکہ سفر ہو یا حَضر ہمیشہ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم ہر مہینے ان تین دنوں کے روزے نہ صرف خود رکھتے بلکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو بھی اس کی ترغیب اِرشاد فرماتے رہے۔ آئیے! ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کی فضیلت پر تین احادیثِ مبارکہ سنئے اور عمل کا جذبہ بیدار کیجئے، چنانچہ

(1) حضرت عثمان بن ابوالعاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا، جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی

میں بچاؤ کیلئے ڈھال ہوتی ہے، اسی طرح روزہ دوزخ سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔

(ابن خزیمہ، جماع ابواب صوم التطوع، باب ذکر الدلیل علی ان الامر بصوم الثلاث۔۔۔الخ، ۳۰۱/۳، حدیث:۲۱۲۵)

(2) حضرت جَرِیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے: نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر مہینے میں تین دن یعنی تیرہویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے ساری زندگی کے روزوں کے برابر ہیں۔

(نسائی، کتاب الصیام، باب کیف یصوم ثلاثۃ ایام۔۔۔الخ، ص۳۹۶، حدیث:۲۴۱۷)

(3) نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی کو دُور کرتے ہیں۔

(مسند امام احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی، ۳۶/۹، حدیث:۲۳۱۳۲)

صوم داؤدی کی فضیلت:

اس طرح روزے رکھنا کہ ایک دن روزہ سے رہے اور ایک دن بلا روزہ، صومِ داؤد کہلاتا ہے۔ یہ حضرت داؤد کا روزہ رکھنے کا معمول تھا جیسا کہ حدیث مبارکہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ تَعَالٰى صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْماً وَيُفْطِرُ يَوْم

”بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک صیامِ داؤد سب سے زیادہ پسند ہیں، وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن بغیر روزہ کے رہتے تھے۔

(مسلم، الصحیح، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر۔۔ وبیان تفضیل صوم یوم و إفطار یوم، 2: 816، رقم: 1159)

اللہ کی راہ میں ایک روزہ بندے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ھے

(صحیح بخاری: 2840)

ایک روایت میں سو سال کی مسافت کا ذکر بھی ھے۔

(سنن النسائی: 2254)

روزے کو اللہ تعالی نے جہنم سے ڈھال مضبوط قلعہ اور جنت کا راستہ قرار دیا ہے، روزے دار کی دعاؤں کی قبولیت کا اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے، روزہ دار کے منھ کی بو مشک سے بھی زیادہ پسند کرتا ہے اور روزہ داروں کے لئے جنت کا ایک خاص دروازہ ریان تیار کر رکھا ہے وغیرہ (متفق علیہ وغیرہما) موسم سرما اور صدقات و خیرات احادیث میں صدقے کی بڑی فضیلت آئی ہے، اس کا اجر سات سو گنا تک ملتا ہے، پھر اگر صدقہ و خیرات لوگوں کی ضرورت کے موقع پر ہو تو اسکی فضیلت اور بڑھ جاتی ہے، خاص کر سردی کے موسم میں جبکہ لوگ سردی سے بچنے کے لئے، کپڑے، گرم لباس اور لحاف وغیرہ اور آمدنی میں کمی کی وجہ سے کھانے پینے کی چیزوں کے محتاج ہوتے ہیں تو ایسے ایام میں صدقہ کی فضیلت بڑھ جاتی ہے، اگر ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ ہمارے محلے میں، پڑوس میں اور ہمارے آس پاس کے علاقے میں کتنے ایسے لوگ ہیں جن کے پاس سردی سے بچنے کے لئے نہ کپڑے ہیں اور نہ لحاف اور نہ رضائی کا انتظام، تو اہل ثروت و مخیر حضرات کیلئے ایسے نادار لوگوں کی مدد کرنا اجر و ثواب کمانے کا

بڑا موقعہ غنیمت ہے اور اس کے فضائل بھی کثرت سے وارد ہیں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ الله وَأَحْسِبُهُ قَالَ : كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ	نبی ﷺ نے فرمایا: بیواؤں اور مساکین کی مدد کرنے والا ان پر خرچہ کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے یا وہ مسلسل قیام کرنے والے اور روزے رکھنے والے شخص کی طرح ہے۔ (صحیح بخاری:6007)

چونکہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کیلئے اضافی گرم کپڑے جرسیاں سویٹر موزے جرابیں بوٹ وغیرہ استعمال کرنے پڑتے ہیں اور سردی میں کوئلہ لکڑیاں وغیرہ جو ایندھن کے طور پر استعمال ہوتی ہیں غرباء کیلئے ان کا حصول مشکل ہوجاتا ھے اور غرباء و مساکین پر یہ سالانہ بوجھ کافی بھاری ہوتا ھے اسی طرح وہ لوگ جن کے پاس اپنے گھر نہیں ہوتے تو کتنا مشکل ہوتا ہوگا ان کیلئے اس موسم میں گزارہ کرنا ان غریبوں کی موسم سرما میں مدد کرکے اجر و ثواب اکٹھا فرمائیں

غریبوں کی مدد:

موسم سرما میں بہت سے ایسے نادار اور غریب لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس اتنی گنجائش نہیں ہوتی کہ سردی سے بچاؤ کے لیے مناسب لباس خرید سکیں، لہذا سردی

کے موسم میں ہمیں اُن نادار اور غریب بھائیوں کو نہیں بھولنا چاہیئے، بلکہ نیکی کے اِس موقع سے فائدہ اُٹھاکر آخرت کے لیے ذخیرہ سامان کرنا چاہیئے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عنه كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی پریشانیوں میں سے کسی پریشانی کو دور کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے بعض پریشانیاں دور فرمادے گا، اور جس شخص نے کسی تنگ دست پر آسانی کی، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔

أخرجه مسلم (2699)، وابن ماجه (225)، وأحمد (7427) وأبو داود (4946)

مسلمان بھائی کی مدد کرنے کی فضیلت:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی تکالیف میں سے کوئی تکلیف دور کر دے، تو

اللہ اس کی قیامت کی تکالیف میں سے کوئی تکلیف دور فرمائے گا، اور جس نے کسی نادار و تنگ دست محتاج کے ساتھ آسانی و نرمی کا رویہ اپنایا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ

دنیا وآخرت میں آسانی کا رویہ اپنائے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کا عیب چھپائے گا، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے، جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ (صحیح مسلم:2699)

افضل ترین عمل:

کسی مسلمان کو کوئی خوشی پہنچانا کوئی تکلیف دور کرنا اسکا قرض ادا کرنا یا کھانا کھلانا افضل اعمال میں سے ھے۔ (شعب الایمان:۲۲۹۱)

ہر نیکی صدقہ ہے:

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نیکی کا ہر کام صدقہ ھے۔

(بخاري:6021)

آدمی قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا یہاں تک لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ (مسند احمد:17333)

بغیر پیسوں کے صدقہ:

محترم قارئین کرام! احادیثِ مُبارکہ میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مالی صدقات کے علاوہ بھی کچھ اعمال کو صدقہ ارشاد فرمایا ہے جن پر صَدَقے کے ثواب کی بَشارت عطا فرمائی ہے، یعنی آپ کے پاس مال و دولت نہیں ہے جس سے آپ موسم سرما میں غریبوں پر خرچ کر سکیں تو بغیر پیسے خرچ کئے بھی آپ صدقے کا ثواب کما سکتے ہیں چنانچہ ان میں سے سات اعمال کا ذکر کیا جاتا ہے جن پر صَدَقے کے ثواب کی بَشارت سنائی گئی ہے:

(1) مسکرانا صَدَقہ ہے:

کسی مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا (جس سے اُس کا دل خوش ہو) صَدَقہ ہے۔

(ترمذی، ج3، ص384، حدیث:1963، مراٰۃ المناجیح، ج3، ص104 ماخوذاً)

ہمیں ہر مسلمان سے مسکرا کر ملنا چاہئے کہ مسکرانا پیارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتِ مُبارَکہ ہے چنانچہ حضرت عبدُاللّٰہ بن حارِث رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رَسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ (شمائل ترمذی، ص136)

(2) بھلائی کا حکم دینا صَدَقہ ہے:

مسلمان بھائی کو نیکی کی دعوت دینا بھی صدقہ ہے، چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کو بھلائی کا حکم دینا صَدَقہ ہے۔

(ترمذی، ج3، ص384، حدیث:1963)

(3) برائی سے منع کرنا صَدَقہ ہے:

جس طرح بھلائی کا حکم دینا صَدَقہ ہے اِسی طرح نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کو بُرائی سے روکنا صَدَقہ ہے۔

(ترمذی، ج3، ص384، حدیث:1963)

(4) بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا صَدَقہ ہے:

مسلمان بھائی کو راستہ بتا کر صَدَقے کا ثواب کمایا جا سکتا ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا کسی بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا صَدَقہ ہے۔

(ترمذی،ج3،ص384،حدیث:1963)

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اگر کوئی بُھولا بَھٹکا اُن سے راستہ پوچھ لے تو اُسے تنگ کرنے کے لئے جان بوجھ کر غلط سَمت بھیج دیتے اور پھر قہقہے لگاکر ہنستے ہیں یوں نیکی کا موقع ضائع کرکے اُلٹا گناہ کماتے ہیں۔ اللہ کریم ایسی نادانی سے محفوظ رکھے۔

(5)کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا صَدَقہ ہے:

کسی نابینا یا کمزور نظر والے مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کروادینا یا جہاں جانا چاہتا ہے وہاں پہنچا دینا یا اُس کا کوئی ایسا کام کردینا جس میں وہ کسی دوسرے شخص کا محتاج ہو صَدَقہ ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تمہارا کسی کمزور نگاہ والے شخص کی مدد کرنا تمہارے لئے صَدَقہ ہے۔

(ترمذی،ج3،ص384،حدیث:1963)

(6)تکلیف دِہ چیز ہٹا دینا صَدَقہ ہے:

راستے میں اگر کوئی ایسی چیز پڑی ہو جس سے گزرنے والوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو مثلاً کانٹا یا کیلے کا چھلکا یا پتھر وغیرہ تو اُسے وہاں سے ہٹا دینے میں بھی صَدَقے کا ثواب ہے، چنانچہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: راستے سے پتّھر، کانٹا اور ہڈّی ہٹانا صدقہ ہے۔ (ایضًا) اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ مدنی پھول حاصل کریں جو راستے میں شیشے کے ٹکڑے یا لوہے کی نوکیلی چیزیں پھینک دیتے ہیں جس سے لوگوں کے زخمی ہونے یا پھر موٹرسائیکل وغیرہ پنکچر ہونے کا

اِمکان (Chance) ہوتا ہے۔

(7) اپنے ڈول سے پانی ڈال دینا صَدَقہ ہے:

نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صَدَقہ ہے۔ (ایضًا) حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: پانی ڈالنا بطورِ مثال بیان ہوا، مقصد یہ ہے کہ مسلمان بھائی کے ساتھ معمولی سی بھلائی کرنا بھی ثواب ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ج3، ص103)

اللّٰہ تعالٰی ہمیں بھی بالعموم سارا سال اور بالخصوص موسمِ سرما میں اِن نیکیوں سے صَدَقے کا ثواب کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

موسم سرما اور ٹھنڈے پانی سے وضو

سردی کے موسم میں خصوصاً شدت کی سردیوں میں گھر سے نکلنا بھی دشوار ہوجاتا ہے ایسے میں وضو کرنا، طہارت کے لئے غسل کرنا اور مسجد آکر پانچ وقتوں کی عبادت بجالانا بظاہر مشکل کام ہے مگر حقیقی مومنوں اور نفس پہ قابو رکھنے والوں کے لئے اس میں کوئی مشقت نہیں ہے بلکہ لذت وچاشنی ہے ۔ دراصل انسان کو اس کا نفس ہی آسانی میں بھی مشقت کا احساس دلاتا ہے جبکہ کوئی شیطانی کام میں اگر بھاری سے بھاری مشقت ہو پھر بھی اس کا نفس ہلکے پن کا احساس دلاتا ہے ۔ ذرا غور کریں کہ انسان کو انتہائی ٹھنڈی میں کسی بھاری کام کا معاوضہ بڑھا کر دیا جائے تو اپنے کام میں کوئی مشقت نہیں محسوس کرتا جبکہ عبادت اس پر گراں گزرتی ہے وہ کیوں ؟اس کی وجہ مومنانہ کردار میں نقص اور اس پر نفس کا غلبہ ہے ۔

موسم سرما میں وضو کی فضیلت:

مومن اس کام سے خوش ہوتا ہے جس میں اللہ کی رضا اور زیادہ مقدار میں اجر ہوتا ہے اور ٹھنڈی میں اللہ کی بندگی بھی زیادہ اجر کا باعث ہے ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

قال ابنُ مسعودٍ : إنَّ اللَّهَ	ترجمہ: دو شخصوں کو دیکھ کر اللہ تعالی
ليضحَكَ إلى رجُلَينِ: رجلٌ قامَ	خوش ہوتا ہے: ایک وہ شخص جو سرد
في ليلةٍ بارِدَةٍ مِن فِراشِهِ	رات میں اپنے بستر اور لحاف سے
ولِحافِهِ ودِثارِهِ فتوضَّأَ ، ثمَّ قامَ	اٹھکر وضو کرتا ہے ، پھر جب نماز

إلى الصَّلاةِ ، فيقولُ اللّٰهُ عزَّ وجلَّ لملائكتِهِ : ما حمل عبدي هذا على ما صنَعَ ؟ فيقولون : ربَّنا ! رجاءَ ما عِندَكَ ، وشفقةً مِمَّا عندَكَ . فيقولُ : فإنِّي قد أعطيتُهُ ما رجا ،وأمّنتُهُ مِمّا يخافُ ،

کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالی فرشتوں سے پوچھتا ہے: میرے بندے کو یہ تکلیف برداشت کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ آپ کی رحمت کا امیدوار ہے اور آپ کے عذاب سے ڈرتا ہے ، اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تم لوگ گواہ رہو میں نے اسکی امیدیں پوری کر دی اور جس چیز سے خوف کھا رہا ہے اس سے امن دے دیا۔

(مجمع الزوائد:258/2)

سردی میں وضو کرنے پر گناہوں سے معافی:

ٹھنڈی میں وضو کی تکلیف پر اللہ گناہوں کا معاف فرماتا اور درجات بلند کرتا ہے، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو نہ بتاؤں وہ باتیں جن کی وجہ سے اللہ گناہ معاف کر دیتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے۔ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! بتلائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِسْباغُ الوُضُوءِ علَى المَكارِهِ، وكَثْرَةُ الخُطا إلى المَساجِدِ، وانْتِظارُ الصَّلاةِ بَعْدَ الصَّلاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّباطُ

ترجمہ: تکلیف اور سختی کے باوجود مکمل وضو کرنا (مثلا بیماری یا سردی کی وجہ سے) اور قدموں کا مسجد کی طرف زیادہ آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی رباط یعنی نفس کو عبادت کے لئے روکنا ہے۔ (صحیح مسلم: 251)

وضو میں اعضاء مکمل دھونا:

وضو کو اللہ تعالی نے بڑی اہمیت دی اور وضو کرنے کی بڑی فضیلت رکھی ہے، خاصکر اگر کوئی شخص وضو کو مکمل اور اچھی طرح سے کرتا ہے تو اسکے لئے حدیثوں میں بہت بڑی خوشخبری ہے، ارشاد نبوی ہے:

مامن مسلم يتوضا فيحسن الوضوء ثم يقوم فيصلی رکعتين مقبلا عليهما بقلبه ووجه الاوجبت له الجنة

جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے اور اچھی طرح سے وضو کرکرتا ہے، پھر کھڑا ہوکر دورکعتیں ایسی پڑھتا ہے کہ قلب و قالب سے اس میں مگن رہا تو اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔

{صحیح مسلم: 234 الطہارۃ، سنن ابوداود: 169 الطہارۃ بروایت عقبہ بن عامر}

ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِسباغ الوضوء شطر الاِیمان

ترجمہ: پورا پورا وضو کرنا آدھا ایمان ہے۔

{سنن النسائی: 2436 الزکاۃ، سنن ابن ماجہ: 280 الطہارۃ بروایت ابومالک الاشعری}

خشک ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب:

سردیوں کے موسم میں جب سردی کی شدت میں نہایت اضافہ ہوتا ہے تو بعض لوگ وضو میں سستی کرتے ہوئے پورے اعضاء کو ٹھیک سے نہیں دھوتے، یہ طریقہ نہایت خطرناک ہے کیونکہ اس بارے میں نبی کریم ﷺ کی سخت وعید آئی ہے، چنانچہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ حَضَرَتْ صَلاَةُ الْعَصْرِ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى: «وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے، کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ نے ہمیں پالیا، جب آپ ہمارے پاس پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا، ہم لوگ وضو کرتے ہوئے پاؤں کو ٹھیک سے دھونے کے بجائے پاؤں پر جلدی میں ہاتھ پھیرنے لگے تو آپ نے بلند آواز سے

فرمایا: ”(سوکھی رہ جانے والی) ایڑیوں
کے لیے آگ کا عذاب ہے۔“
(صحیح مسلم:۵۷۲)

مشقت والی عبادت پر دوگنا ثواب:

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ جس عبادت میں جتنی مشقت ہوگی اس قدر اجروثواب ملے گا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أَنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم قال لها في عُمرتِها إنَّ لك من الاجرِ على قدرِ نَصَبِك ونفقتِك	ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے میرے عمرہ کے بارے میں فرمایا کہ تمہیں اجر تمہاری مشقت اور خرچ کے بقدر ملے گا۔

(أخرجه البخاري (1787)، ومسلم (1211)

لہٰذا سردی کی وجہ سے نماز میں سُستی مت کیجئے، بلکہ سردی کی مشقّت پر صبر کرکے اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَحْمَزُهَا (یعنی افضل ترین عمل وہ ہے جس میں مشقّت زیادہ ہو۔(تفسیرِ کبیر، ج1، ص431) پر عمل کیجئے اور وُضو کی مشقّت پر صبر کرکے دُگنا ثواب کمائیے، چنانچہ نبیِّ کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے سخت سردی میں کامِل وُضو کیا اُس کے لئے ثواب کے دو حصّے ہیں۔(مجمع الزوائد، ج1، ص542، حدیث:1217)

مشقّت کے وقت وُضو کرنے والے کو قیامت کے دن عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔
(اتحاف الخيرة المهرة، ج10، ص385، حدیث:10100)

مشقت اور ہلاکت کی پہچان:

یہاں یہ بات واضح رہے کہ جان بوجھ کر اپنے نفس کو مشقت میں ڈالنے والا اجر کا مستحق نہیں ہے بلکہ وہ خود کو ہلاک کرنے والا ہے، مشقت والے عمل کا مطلب ہے کہ خود اس کام میں مشقت ہو مثلاً ٹھنڈے پانی سے وضو کی تکلیف اجر کا باعث ہے کیونکہ یہ خود کی مشقت نہیں ہے لیکن آگ میں کود کر عبادت کرنا یا پانی میں ڈوب کر اور زبان کاٹ کر ذکر کرنا بناوٹی مشقت ہے اس سے انسان ہلاک ہو گا، یہ اجر والا کام نہیں ہے۔

سرد اور ٹھنڈے موسم کی وجہ سے مشقت والے عمل پر اللہ کی طرف سے زیادہ اجر ملتا ہے اس وجہ سے مومنانہ کردار یہ ہونا چاہئے کہ زیادہ شوق سے کثرت سجود بجالائے، جنت بھی تکلیف برداشت کرنے پر ہی ملے گی، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حُفَّتِ الجَنَّةُ بالمَكارِهِ، وحُفَّتِ النَّارُ بالشَّهَواتِ

ترجمہ: جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیری گئی ہے نفس کی خواہشوں سے۔

(صحیح مسلم:2822)

آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ سرد موسم میں ذاتی ہر کام کرتے ہیں، مادی مفاد سے جڑے مشقت سے پر کام انجام دینے میں بھی گریز نہیں کرتے حتی کہ بہت سارے لوگ اس مہینے میں مختلف قسم کے کھیلوں میں وقت گزارتے ہیں تاہم عبادت وبندگی حد درجہ ان پر گراں گزرتی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ عام دنوں کے بہت سارے نمازی اس

موسم میں سست پڑجاتے اور نمازوں سے غافل ہوجاتے ہیں ۔ایسے میں ہمارے ایمان کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ عارضی زندگی کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے اور مستقل زندگی کے متعلق بے پرواہ ہوجاتے ہیں۔

آج اللہ کی توفیق سے سردیوں سے بچنے کے لئے سیکڑوں اسباب ووسائل ظہور پذیر ہوئے ہیں، وضوو غسل کے لئے ہمہ وقت گرم پانی کی سہولت، جسم کی حفاظت کے گرم ملبوسات اور جگہوں کو گرم کرنے والے نئے نئے آلات موجود ہیں، لہذا عبادتوں کی انجام دہی میں گرمی پہنچانے والے اسباب اپنانے میں کوئی حرج نہیں ہے ساتھ ہی شریعت نے بھی پہلے سے ہماری لئے آسانیاں رکھی ہے ۔ موزے پر مسح کرنا اور ضرر لاحق کی صورت میں یا پانی کی عدم دستیابی پر تیمم کرنا جائز ہے (اس موضوع پر مزید تفصیل ہماری کتاب ”موسم سرما اور شرعی رخصتیں “ کا مطالعہ کرنا بہت مفید ہے)۔ موسم سرمامیں تلاوتِ قرآن

قرآنِ کریم کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنانا سب ثواب کا کام ہے، قرآنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے والے کو10 نیکیوں کے برابر ثواب ملتا ہے

(ترمذی، ج4، ص417، حدیث:2919)

جبکہ سردیوں کی لمبی راتوں میں قرآن پڑھ کا باآسانی ثواب کمایا جاسکتا ہے چنانچہ حضرتِ سیّدُنا عبید بن عمیر رضی اللہ تعالٰی عنہ موسمِ سرما کی آمد پر فرماتے: اے اَہلِ قراٰن !تمہاری قراءت کے لئے راتیں لمبی ہوگئی ہیں تو تم اِن میں قیام کرو، اور تمہارے روزوں کے لئے دن چھوٹے ہوگئے ہیں تو تم اِن میں روزے رکھو۔

(احادیث الشتاء للسیوطی، ص97)

حضرتِ سیّدُنا ابوعبداللہ محمد بن مُفْلِح رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: سردی کے موسم میں رات کے اوّل حصّے اور گرمیوں میں دن کے اِبتِدائی حصّے میں ختمِ قراٰن مسنون ہے۔ (الآداب الشرعیۃ لابن مفلح، ص688)

بزرگانِ دین اور تلاوت قرآن:

کثرت سے قراٰنِ پاک کی تلاوت کرنے اور اس کا شوق و جذبہ پانے کے لئے آیئے بعض اولیائے کرام رحمہم اللہ کے قراٰنِ کریم کی تلاوت کے معمولات پڑھتے ہیں چنانچہ حضرت سیّدُنا ابوبکر بن عَیَّاش رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر کے بالا خانے (اوپر کی منزل کے کمرے) میں 60 سال تک روزانہ دن اور رات میں ایک ایک قراٰنِ کریم پڑھتے رہے۔ (صفۃ الصفوۃ، ج جز3، 2، ص109 ماخوذاً)

روزانہ ایک قراٰنِ کریم کی تلاوت حضرت سیّدُنا ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ رات کو ایک قراٰنِ پاک ختم کیا کرتے تھے۔ (تاریخِ بغداد، ج2، ص61)

حضرت سیّدُنا عمر بن حسین جُمَحِی رحمۃ اللہ علیہ بھی روزانہ ایک قراٰنِ مجید پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ نزع کے وقت بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک پر یہ آیت جاری تھی:

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ(۶۱) (پ23، الصّٰفّٰت: 61)

(ترجمہ: ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا

چاہیے)۔

(تہذیب التہذیب،ج6،ص39 ملخصًا)

تین دن میں ختمِ قراٰن حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور رحمۃ اللّٰہ علیہ ہر تیسرے دن قراٰنِ کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔(آئینۂ عبرت،ص115 ملخصًا)

روزانہ ایک قرآن کی تلاوت:

حضرت ثابِت بُنانی رحمۃُ اللّٰہ علیہ روزانہ ایک بار ختمِ قراٰنِ پاک فرماتے تھے۔آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) کرتے ،جس مسجد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد)ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامع مسجد کے ہر سُتُون کے پاس قراٰنِ پاک کا ختم کیا اور بارگاہِ الٰہی میں گِریہ و زاری کی ہے۔ نَماز اور تِلاوتِ قراٰن سے آپ کو خُصوصی مَحَبَّت تھی ،آپ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ منقول ہے: جب بھی لوگ آپ کے مزارِ پُراَنوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قراٰن کی آواز آرہی ہوتی۔

[حلیۃ الاولیاء،2/364تا366 ملتقطاً و ملخصًا]

ہر رات نصف قرآن کی تلاوت:

فنِّ تعبیر کے مشہور امام حضرت امام محمد بن سیرِین رحمۃُ اللہ علیہ کی بہن حضرت سیِّدَتُنا حَفْصَہ رحمۃُ اللہ علیہا کا شمار تابعی خواتین میں ہوتا ہے،آپ 30 سال تک اپنی عبادت گاہ سے بغیر کسی ضرورت کے باہر نہ آئیں،ہر رات آدھا قراٰن پڑھ لیا کرتی تھیں نیز عیدین اور اَیّامِ تشریق کے علاوہ پورے سال کے روزے رکھتیں،

آپ کی باندی سے ایک بار پوچھا گیا کہ تم اپنی مالکہ کو کیسا پاتی ہو؟ اس نے جواب دیا: وہ بہت نیک عورت ہیں اگر خدانخواستہ کبھی ان سے کوئی غلطی ہو بھی جائے تو وہ ساری رات نماز پڑھتی رہتی ہیں اور روتی رہتی ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہ علیہا رات میں چَراغ روشن کرکے عبادت کے لئے کھڑی ہو جاتیں، کئی بار ایسا بھی ہوتا کہ چراغ بُجھ جانے کے باوجود بھی صبح تک آپ کا گھر روشن رہتا۔ [صفۃ الصفوہ، جزء4، 2/22، 21]

ایک رکعت میں ختم قرآن:

حضرت ابو عبدُاللہ محمد بن خفیف شیرازی رحمۃُ اللہ علیہ (وفات: 371ھ) فرماتے ہیں: میں اپنے ابتدائی دور میں بسا اوقات ایک ہی رکعت میں 10 ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتا تھا اور کبھی ایک رکعت میں پورا قراٰنِ پاک پڑھ لیا کرتا تھا اور بعض اوقات صبح سے عصر تک ایک ہزار رکعات نوافل پڑھتا تھا۔

[رسالہ قشیریہ، ص82]

تین دن میں ختم قرآن:

حضرت علامہ ضیاء مَقْدِسی رحمۃُ اللہ علیہ قطبِ زمانہ حضرت امام ابو عمر محمد بن احمد مقدسی رحمۃُ اللہ علیہ کے مجاہدے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ رحمۃُ اللہ علیہ جب بھی کوئی دعا سُنتے اسے یاد کر لیتے اور وہ دعا مانگتے، جس نماز کا ذکر سُنتے اسے ادا کر لیتے، جو حدیث شریف سُنتے اس پر عمل کرتے۔ عمر رسیدہ ہونے کے باوجود لوگوں کو شبِ براءت میں ایک سو رکعت باجماعت پڑھایا کرتے تھے۔ پوری جماعت میں سب سے زیادہ فرحت و تازگی آپ پر ہوتی تھی، جوانی کی عمر سے ہی کبھی رات کا قیام ترک نہ

کیا، میں نے ان کے ساتھ کئی جنگوں میں شرکت کی ہم میں سے بعض نے یہ ارادہ کیا کہ کوئی ایک آدمی جاگ کر پہرہ دے اور باقی سو جائیں تو شیخ ابو عمر رحمۃُ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ تم سو جاؤ اور خود نماز ادا کرنے لگے، ساری رات نماز پڑھتے رہے۔ حضرت احمد بن یونس مقدسی علیہ الرَّحمہ نے فرمایا: سفر میں آپ کا معمول تھا کہ راتوں کو نماز ادا کرتے اور ہمسفروں کی جان و مال کی حفاظت کرتے تھے۔ آپ کے بیٹے عبدُاللہ کا بیان ہے کہ آپ روزانہ رات کو نماز میں قراٰنِ پاک کی ایک منزل ترتیل سے تلاوت فرماتے۔ دن میں روزانہ ظہر سے عصر کے دوران ایک منزل تلاوت فرماتے۔

[تاریخ الاسلام للذہبی، 267/43]

سات دن میں ختمِ قراٰن:

حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روزانہ رات کو قراٰنِ مجید کی ایک منزل پڑھتے اور یوں سات دن میں قراٰنِ کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔

(حلیۃُ الاولیاء، ج9، ص192، رقم:13658 ماخوذاً)

موسم سرما اور مسجد جانا

سردی کی شدت کے باعث اکثر لوگ نماز باجماعت کی ادائگی کے لیے مسجد جانے میں سستی کر جاتے ہیں، خاص کر نماز عشاء اور فجر میں زیادہ کوتاہی کرتے ہیں، جس کے باعث لوگ مسجد جانے، باجماعت نماز، نماز عشاء اور فجر اور اندھرے میں مسجد جانے کی فضیلتوں اور اجرو ثواب کے عظیم نعمتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔

مسجد جانے کی چند فضیلتیں

نورِ کامل کی بشارت:

رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اندھیرے میں نماز کے لیے مسجد جانے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رات کی تاریکیوں میں مساجد کی طرف کثرت سے جانے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری دے دو۔

أبي داود: 561 والترمذي (223)

ہر قدم پر گناہوں کی بخشش اور درجات کی بلندی:

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ، كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً، وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً

(أحمد (6599) واللفظ له، وابن حبان (2039)

”جو اپنے گھر میں طہارت کرے پھر اللہ کے کسی گھر میں جائے تاکہ اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کو ادا کرے تو اس کے قدم ایسے ہوں گے کہ ایک سے تو برائیاں اتریں گی اور دوسرے سے درجے بڑھیں گے۔“

موسم سرما اور توبہ واِستغفار

اس وقت پوری دنیا میں موسمی تغیرات کا شور برپا ہے، طوفانی بارشوں سے کئی کئی بستیاں اور دیہات صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں۔ آئے دن کے زلزلوں اور طوفانوں کی وجہ سے کس قدر بڑے اور وسیع پیمانے پر لوگوں کی جانوں اور مالوں کا نقصان ہونے لگا ہے۔ ان حالات سے نجات کے لئے ضروری ہے کہ ہم گناہوں پر ندامت اختیار کرتے ہوئے، توبہ واستغفار، رب سے مناجات اور خصوصی دعائوں کا اہتمام کریں۔ کثرتِ استغفار منہج نبوی ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ، فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِئَةَ مَرَّةٍ

لوگو! اللہ کی طرف توبہ کیا کرو کیونکہ ایک دن میں اللہ سے سو بار توبہ کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم: 2702)

ایک اور حدیث پاک میں فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

وَاللهِ اِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً

ترجمہ: خدا کی قسم! میں دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ سے اِستغفار کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

(مشکاۃ المصابیح، ج1، ص434، حدیث: 2323)

یاد رہے کہ اللہ کریم کے سارے ہی انبیائے کرام علیہمُ السَّلام معصوم ہیں، وہ گناہوں سے پاک ہیں اور رسولِ اکرم جنابِ محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو سب

انبیاء و رُسُل کے سردار ہیں۔ علمائے کرام و محدثینِ عظام نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے اِستغفار کرنے (یعنی مغفرت مانگنے) کی مختلف حکمتیں بیان فرمائی ہیں چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِستِغفار کرنے کی حکمتیں:

علّامہ بدرُالدّین عَیْنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم بطورِ عاجزی یا تعلیمِ اُمّت کیلئے اِستِغفار کرتے تھے۔

(عمدۃ القاری، ج15، ص413، تحت الحدیث:6307)

علّامہ ابنِ بطّال مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انبیائے کرام علیہمُ السّلام (کسی گناہ پر نہیں بلکہ) لوگوں میں سب سے زیادہ شکر گزاری و عبادت گزاری کے باوجود اللہ پاک کا کما حقّہ حق ادا نہ ہوسکنے پر اِستِغفار کرتے ہیں۔

(شرح بخاری لابن بطال، ج10، ص77)

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیشہ بلند درجات کی طرف ترقی فرماتے ہیں اور جب آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ایک حال سے دوسرے حال کی طرف ترقی کرتے تو اپنے پہلے حال پر اِستِغفار کرتے ہیں۔

(فتح الباری، ج12، ص85، تحت الحدیث:6307)

حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: توبہ و استغفار روزے نماز کی طرح عبادت بھی

ہے اسی لئے حضور انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اس پر عمل کرتے تھے ورنہ حضور انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم معصوم ہیں گناہ آپ کے قریب بھی نہیں آتا۔

(مراۃ المناجیح، ج3، ص353)

محترم قارئین کرام! اللہ کریم کے سب سے مقبول ترین بندے یعنی دونوں جہاں کے سلطان محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو گناہوں سے پاک ہونے کے باوجود ہماری تعلیم کے لئے اِستغفار کریں اور ایک ہم ہیں کہ گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہونے کے باوجود اِستغفار کی کمی رکھیں، ہمیں چاہئے کہ اللہ کی بارگاہ میں خوب خوب توبہ و استغفار کرتے رہیں۔

موسم سرما کی طویل راتوں میں ہر طرف سکون، اطمینان اور فضا میں سناٹا طاری ہوتا ہے، تمام لوگ گہری نیند سو رہے ہوتے ہیں۔ اس پر سکون ماحول میں انسان ایک کمزور اور بے بس انسان کی حیثیت سے اپنے رب کی رحمت، فضل اور احسان طلب کرنے کے لیے اپنے ہاتھ اوپر کو اٹھا دیتا ہے تو اس وقت اللہ رب العزت توبہ و رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے،

توبہ واِستغفار کے فوائد:

اِستغفار کرنے سے گناہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی فوائد ملتے ہیں جن میں سے 4 فوائد ملاحظہ ہوں:

(1) اللہ پاک توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ (پ2، البقرۃ:222)

(2) جو اِستغفار کو لازم کرلے اللہ پاک اس کی تمام مشکلوں میں آسانی، ہر غم سے آزادی اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو۔

(ابوداؤد، ج2، ص122، حدیث:1518)

(3) اِستغفار سے دِلوں کا زنگ دور ہوتا ہے۔

(مجمع البحرین، ج4، ص272، حدیث:4739)

(4) جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ کریم لکھنے والے فرشتوں کو اس کے گناہ بُھلا دیتا ہے، اسی طرح اس کے اَعْضاء (یعنی ہاتھ پاؤں) کو بھی بُھلا دیتا ہے اور زمین سے اُس کے نشانات بھی مِٹا ڈالتا ہے۔یہاں تک کہ قیامت کے دن جب وہ اللہ پاک سے ملے گا تو اللہ پاک کی طرف سے اس کے گناہ پر کوئی گواہ نہ ہوگا۔

(الترغیب والترھیب، ج4، ص48، رقم:17)

کئی پریشانیوں کا ایک ہی وظیفہ:

حضرت سیّدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے خُشک سالی کی شکایت کی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اِستغفار کرنے کا حکم دیا، دوسرا شخص آیا، اس نے تنگ دستی کی شکایت کی تو اسے بھی یہی حکم فرمایا، پھر تیسرا شخص آیا، اُس نے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی تو اس سے بھی یہی فرمایا، پھر چوتھا شخص آیا، اس نے اپنی زمین کی پیداوار کم ہونے کی شکایت کی تو اس سے بھی یہی فرمایا۔ حضرت رَبیع بن صَبیح رحمۃ اللہ علیہ وہاں حاضر تھے انہوں نے عرض کی: آپ کے پاس چند لوگ آئے اور انہوں نے مختلف حاجتیں پیش کیں، آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ اِستغفار کرو؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سامنے یہ آیات پڑھیں (جن میں اِستغفار کو بارش، مال، اولاد اور باغات کے عطا ہونے کا سبب فرمایا گیا ہے):

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ-اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ(۱۰) یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ

مِّدْرَارًاۙ(۱۱) وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًاؕ(۱۲)

تَرجَمہ: تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے، تم پر شرّاٹے کا مینہ (موسلا دھار بارش) بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔

(خازن، نوح، ج4، ص335، تحت الآیۃ:10-11)

سچی توبہ:

سچی توبہ سے مراد یہ ہے کہ بندہ کسی گناہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی جان کر اس کے کرنے پر شرمندہ ہوتے ہوئے رب سے معافی مانگے اور آئندہ کے لئے اس گناہ سے بچنے کا پکّا ارادہ کرے اور اس گناہ کی تلافی کے لئے کوشش کرے، مثلاً نماز قضا کی تھی تو اب ادا بھی کرے، چوری کی تھی یا رِشوت لی تھی تو بعدِ توبہ وہ مال اصل مالک یا اس کے وُرَثاء کو واپس کرے یا معاف کروالے اور اگر اصل مالک یا وُرَثاء نہ ملیں تو ان کی طرف سے راہِ خدا میں اس نیّت سے صدقہ کردے کہ وہ لوگ جب ملے اور صدقہ کرنے پر راضی نہ ہوئے تو اپنے پاس سے انہیں واپس دوں گا۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج21، ص121)

توبہ میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے:

محترم قارئین کرام! توبہ و اِستغفار کی تمام تر اہمیت اور فضائل کے باوجود بعض

بد نصیب نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر توبہ و اِستغفار کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔ توبہ کا موقع ملنا بھی بہت بڑی سعادت کی بات ہے بہت سے لوگوں کو توبہ کا موقع بھی نہیں ملتا اور وہ بغیر توبہ کئے اس دارِ فانی سے چلے جاتے ہیں، موت کا کوئی بھروسا نہیں اس لئے ہمیں بھی بکثرت توبہ و اِستغفار کرنی چاہیے۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں گناہوں سے بچنے اور سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

جہنّم سے پناہ مانگئے:

جہنّم میں جہاں گرمی کا عذاب ہے وہیں ٹھنڈک کا بھی عذاب ہو گا لہٰذا سخت سردی میں جہنّم کی سردی سے بچنے کی دُعا کیجئے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے: جب سخت سردی ہوتی ہے تو بندہ کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ آج کتنی سخت سردی ہے! ”اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْ زَمْھَرِیْرِ جَھَنَّم۔“ یعنی اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! مجھے جہنّم کی زَمْہَرِیر سے بچا۔ اللہ تعالیٰ جہنّم سے فرماتا ہے: ”میرا بندہ تیری زَمْہَرِیر سے میری پناہ میں آنا چاہتا ہے اور میں نے تیری زَمْہَرِیر سے اسے پناہ دی۔“ صحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: جہنّم کی زَمْہَرِیر کیا ہے؟ فرمایا: ”وہ ایک گڑھا ہے جس میں کافر کو پھینکا جائے گا تو سخت سردی سے اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔“ (البدور السافرة، ص418، حدیث: 1395) غریبوں کی مدد کیجئے سردی کے موسم میں بہت سے لوگ اپنی غربت کی وجہ سے گھر والوں اور بال بچّوں کے لئے سردی سے بچاؤ کے لئے گرم لباس وغیرہ خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے، ایسے میں اگر ہم ان کی مدد کر دیں تو اس میں ہمارے لئے اجر و ثواب ہے۔ بلادِ شام میں سے کسی

شخص نے خواب میں مشہور تابعی بزرگ حضرت سیّدُنا صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو جنّت میں دیکھا۔ وہ شخص آپ سے ملنے حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کر کے آپ کے عمل کے بارے میں سوال کیا کہ کس عمل کے سبب جنّت میں داخلہ نصیب ہوا؟ فرمایا: اس کا سبب ایک قمیص ہے جو میں نے ایک شخص کو پہنائی تھی۔ لوگوں نے واقعہ پوچھا تو فرمایا: سردی کی ایک رات میں مسجد سے نکلا تو ایک شخص کو دیکھا جس کے پاس سردی سے بچاؤ کے لئے کچھ نہیں ہے، میں نے اپنی قمیص اُتار کر اسے پہنا دی۔

(صفۃ الصفوۃ، جز:1، 106/1)

سردی نیک عمل سے رکاوٹ نہ بنے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میدان خندق کی طرف تشریف لے گئے (غزوہ خندق کے شروع ہونے سے کچھ پہلے جب خندق کی کھدائی ہو رہی تھی) ' آپ نے دیکھا کہ مہاجرین اور انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین سردی کی سختی کے باوجود صبح ہی صبح خندق کھودنے میں مصروف ہیں' ان کے پاس غلام بھی نہیں تھے جو ان کی اس کھدائی میں مدد کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تھکن اور بھوک کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی "اے اللہ! زندگی تو پس آخرت ہی کی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔" صحابہ نے اس کے جواب میں کہا "ہم وہ ہیں جنھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اس وقت تک جہاد کرنے کا عہد کیا ہے جب تک ہماری جان میں جان ہے۔

(صحیح بخاری:2834)

حضرت حذیفہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا واقعہ:

حضرت ابراہیم تیمی کے والد (یزید بن شریک) سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، ایک آدمی نے کہا: اگر میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے عہد مبارک کو پالیتا تو آپ کی معیت میں جہاد کرتا اور خوب لڑتا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ایسا کرتے؟ میں نے غزوہ احزاب کی رات ہم سب کو دیکھا کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے ساتھ تھے، ہمیں تیز ہوا اور سردی نے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: "کیا کوئی ایسا مرد ہے جو مجھے (اس) قوم (کے اندر) کی خبر لا دے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میرے ساتھ رکھے!" ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے آپ کو کوئی جواب نہ دیا، آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے پھر فرمایا: "کوئی شخص ہے جو میرے پاس ان لوگوں کی خبر لے آئے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میرے ساتھ رکھے!" ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پھر فرمایا: "ہے کوئی شخص جو ان لوگوں کی خبر لا دے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میری رفاقت عطا فرمائے!" ہم خاموش رہے، ہم میں سے کسی نے کوئی جواب نہ دیا، آپ نے فرمایا: "حذیفہ! کھڑے ہو جاؤ اور تم مجھے ان لوگوں کی خبر لا کے دو۔" جب آپ نے میرا نام لے کر بلایا تو میں نے اٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہ پایا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "جاؤ ان لوگوں کی خبریں مجھے لا دو اور انہیں میرے خلاف بھڑکا نہ دینا۔" (کوئی ایسی بات یا حرکت نہ کرنا کہ تم پکڑے جاؤ، اور وہ میرے خلاف بھڑک اٹھیں) جب میں آپ کے

پاس سے گیا تو میری حالت یہ ہوگئی جیسے میں حمام میں چل رہا ہوں، (پسینے میں نہایا ہوا تھا) یہاں تک کہ میں ان کے پاس پہنچا، میں نے دیکھا کہ ابوسفیان اپنی پشت آگ سے سینک رہا ہے، میں نے تیر کو کمان کی وسط میں رکھا اور اس کو نشانہ بنا دینا چاہا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان یاد آگیا کہ "انہیں میرے خلاف بھڑکا نہ دینا" (کہ جنگ اور تیز ہوجائے) اگر میں اس وقت تیر چلا دیتا تو وہ نشانہ بن جاتا، حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ گویا کہ میں حمام میں چل رہا تھا، پھر جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو ان لوگوں کی (ساری) خبر بتائی اور میں فارغ ہوا تو مجھے ٹھنڈ لگنے لگی، رسول اللہ ﷺ نے مجھے (اپنی اس) عبا کا بچا ہوا حصہ اوڑھا دیا جو آپ (کے جسم اطہر) پر تھی، آپ اس میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں (اس کو اوڑھ کر) صبح تک سوتا رہا، جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: "اے خوب سونے والے! اٹھ جاو۔" (صحیح مسلم: 1788)

اس واقعہ سے ہمارا سبق:

اس میں ہمارے لیئے بڑا سبق ہے کہ موسم کی شدت امور خیر کی انجام دہی میں رکاوٹ نہ بنے۔

خود نبی کریم ﷺ نے دین اور امت کی اصلاح کیلیئے کتنی مشقت برداشت کی چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے سخت کڑاکے کی سردی میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور جب اس کا سلسلہ موقوف ہوا تو آپ ﷺ کی پیشانی پسینے سے شرابور تھی (صحیح البخاري: 2)

موسم سرما اور بیماریاں

اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں انسانوں اور جنّوں سے ارشاد فرمایا:

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (۱۸)

ترجمہ: توتم دونوں اپنے ربّ کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے؟

(پ27، الرحمٰن:18)

تفسیرِ صراطُ الجنان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے کہ سردی، گرمی، بہار اور خزاں کا آنا، ہر موسم کی مناسبت سے مختلف چیزوں کا پیدا ہونا اور ہوا کا معتدِل ہونا وغیرہ (یہ سب اللہ کی عطا کردہ نعمتیں ہیں) تو تم دونوں اپنے ربّ کی کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

(صراط الجنان، ج9، ص636 ملخصًا)

محترم قارئین کرام! ذکر کی گئی آیت کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ مختلف موسم بھی اللہ پاک کی نعمتیں ہیں ۔دیگر نعمتوں کی طرح ان پر بھی ہمیں اللہ کریم کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔اس کے ساتھ ساتھ موسم کے اعتبار سے احتیاطی تدابیر بھی اختیار کرنی چاہئیں۔ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: موسموں کی وجہ سے مختلف لوگوں کے مزاج پر اثر ہوتا ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ج6، ص613 ملخصًا)

بعض لوگ موسم کے اعتبار سے کھانے پینے اور لباس پہننے میں بے احتیاطی کرتے ہیں اور مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ موسم سرما کی تبدیلی کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں اور ان سے حفاظت کے متعلق

چند اہم معلومات پیش کی جاتی ہیں
موسم کی تبدیلی کے اثرات:

(1)مَوسِم کی تبدیلی سے دِماغی صلاحیتوں پر اثر پڑتا ہے

(2)ماہرین کے مطابق ہوا میں نمی کا تناسُب زیادہ ہونے کی وجہ سے جِلدی بیماریاں (Skin disorders) پیدا ہوتی ہیں

(3)سردی کے مَوسِم میں نزلہ زُکام ہوجاتا ہے

(4)دن میں گرمی کا موسِم اور رات میں سردی کا موسم صحت کے لئے خطرناک ہے۔ ہم سب کو چاہیئے کہ اس طرح کے موسم میں اپنی صحت کا خیال رکھیں بصورتِ دیگر نزلہ، زکام، بخار، کھانسی، سر درد، سینے اور آنتوں کے Infection میں مبتلا ہوسکتے ہیں

(5)موسم کی تبدیلی کی وجہ سے دَمے (ایک بیماری ہے جس میں سانس رک رک کر آتی ہے) کے مریضوں کی سانس کی نالیاں سُوج جاتی ہیں اور دَمے کا اَٹیک بھی ہو سکتا ہے

(6)بدلتے موسم کی وجہ سے جوڑوں میں درد ہوجاتا ہے خاص طور پر اگر مریض کی عمر زیادہ ہو

(7)موسم کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے جسم کا اندرونی نظام متأثر ہوتا ہے اور مختلف بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں

(8)سگریٹ پینے والوں کو بھی موسم سرما میں مختلف انفیکشن ہوسکتے ہیں، کیونکہ سردی سے سانس کی نالیاں سُکَڑتی ہیں، بلغم زیادہ بنتا ہے اور سرد ہوا کی وجہ سے سانس کی نالیوں کی جِھلّی کمزور ہوجاتی ہے

(9) جن لوگوں کو پرانی یا بڑی چوٹ لگی ہو سردی کے موسم میں اس کے درد میں اضافہ ہو سکتا ہے

(10) ننگے سَر رہنے کی صورت میں بالوں پر براہِ راست پڑنے والی سورج کی گرمی اور سردی کے اثرات نہ صرف بالوں بلکہ پورے چہرے اور دماغ کو بھی متأثر کرتے ہیں۔ جس کے باعث صحت بھی متأثر ہو سکتی ہے۔

(عمامے کے فضائل، ص 389)

(11) سردیوں میں کھانسی ہونے کی بڑی وجہ نزلہ اور زُکام ہے

(12) موسم کا زیادہ اثر بچّوں اور بڑی عُمر کے لوگوں پر ہوتا ہے۔

سردی میں بیماری کی وجوہات:

سردیوں کے موسِم میں بیمار ہونے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مگر بعض لوگ ان دو وجوہات کی بنا پر بیمار ہو جاتے ہیں ماحول کی آلودگی اور پرفیومز وغیرہ کی smell کی وجہ سے کسی خاندانی بیماری کی وجہ سے۔ (یعنی اگر کسی کو خاندانی بیماری ہو تو وہ سردیوں میں بڑھ جاتی ہے) (3) یا ہمارے جسم ہی کے اجزا کی خرابی کی وجہ سے بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں انہی اجزا میں سے یہ تین اجزا بھی ہیں جنہیں زنک (Zinc)، کاپر (Copper) اور میگنیشم (Magnesium) کہا جاتا ہے۔ خاص کر سردیوں کے سیزن میں ان میں کمی زیادتی ہوتی ہے جس کی وجہ سے جسم کمزور اور بیمار ہو جاتا ہے۔ موسم سرما اور بخار زندگی میں عام طور پر جن امراض سے سبھی کو واسطہ پڑتا ہے ان میں سے ایک "بخار" بھی ہے اور سردی کے موسم میں تو بخار نزلہ زکام اور سر درد عام ہوتا

ہے

بخار کی حقیقت:

سادہ لفظوں میں بخار کی تعریف یہ ہے کہ جسم کے درجۂ حرارت (Temperature) کا بڑھ جانا بخار کہلاتا ہے۔ جسم کا عمومی (Normal) درجۂ حرارت 98.6°F یا 37°C ہے، درجۂ حرارت جب اس سے اوپر جاتا ہے تو بخار کی کیفیت شروع ہو جاتی ہے اور اگر 102 سے اوپر چلا جائے تو تیز بخار ہوتا ہے۔ 101 یا 102 شدت کے تیز بخار میں بعض لوگوں بالخصوص بچوں کو جھٹکے آنے لگتے ہیں۔

بخار چیک کرنے کا طریقہ:

بخار چیک (check) کرنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ تھرمامیٹر کے ذریعے جسم کا درجۂ حرارت معلوم کیا جائے۔ عموماً تین قسم کے تھرمامیٹر دستیاب ہوتے ہیں:

عام تھرمامیٹر جسے منہ میں رکھا جاتا ہے۔

Digital تھرمامیٹر جسے بغل میں رکھ کر جسم کا درجۂ حرارت معلوم کیا جاتا ہے۔

تیسری قسم کے تھرمامیٹر میں مختلف رنگوں کے ذریعے Temperature کی نشاندہی ہوتی ہے۔

بخار کا علاج:

بخار کے علاج کے لئے ڈاکٹر سے رابطہ کیا جائے، Self Medication یعنی خود ہی مرض کا تعین کر کے اس کے علاج کے لئے دوا کا استعمال ایک خطرناک عمل ہے،

جو حصولِ صحت کے بجائے بیماری میں اضافے کا سبب بن سکتا ہے۔ اگر فوری طور پر ڈاکٹر کے پاس پہنچنا مشکل ہو تو گھر میں تھرمامیٹر کے ذریعے Temperature چیک کرکے بخار کی سادہ دوا استعمال کی جاسکتی ہے لیکن یاد رکھیے! اس صورت میں دوا استعمال کرنے کا مقصد Temperature کو کم کرنا ہوتا ہے نہ کہ علاج کرنا۔ وقتی طور پر دوا کا استعمال کرکے Temperature کو کم کرلیا جائے اور پھر بعد میں ڈاکٹر کو دکھایا جائے۔ ممکنہ صورت میں فون کے ذریعے ڈاکٹر سے مشورہ کرکے اس کی ہدایت پر عمل کیا جائے۔

تیز بخار کم کرنے کا طریقہ:

بخار کی شدت کم کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ روئی یا کپڑے کو سادہ پانی سے گیلا کرکے جسم کے مختلف حصوں بازو، پیشانی، پیٹھ اور تلوؤں وغیرہ پر رکھیں۔ پانچ سے دس منٹ ایسا کریں گے تو Temperature کم ہوجائے گا۔

بخار کی حالت میں نہانا:

حدیثِ مبارک میں ہے: اَلْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاَبْرِدُوْھَا بِالْمَاءِ یعنی بخار جہنم کے جوش سے ہے، اس کو پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو۔

(بُخاری، ج2، ص396 حدیث: 3263)

اہلِ عرب کو اکثر "صَفراوی بُخار" آتے تھے جن میں غسل مُفید ہوتا ہے۔ ہم لوگوں کو جو کہ عجمی یعنی غیرِ عرب ہیں طبیبِ حاذِق (ماہر طبیب) کے مشورے کے بِغیر غسل کے ذَرِیعے بخار کا علاج نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ ہمیں اکثر وہ بخار ہوتے ہیں

جن میں غسل نقصان دِہ ہے، اِس سے نُمُونیہ کا خطرہ ہوتا ہے، ہاں کبھی ہم کو بھی بُخار میں غسل مفید ہوتا ہے حتّٰی کہ ڈاکٹر مریض کے سر پر برف بندھواتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا مُلّاعلی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی ”مِرقات“ میں فرماتے ہیں: ایک شخص نے حدیثِ پاک کا ترجمہ پڑھ کر بُخار میں غسل کیا تو اُسے نُمُونیہ ہو گیا اور بڑی مشکل سے اُس کی جان بچی تو وہ حدیثِ پاک ہی کا مُنکِر ہو گیا، حالانکہ یہ اُس کی اپنی جَہالت تھی۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/429تا430ملخصًا)

اس سے یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ عوامُ النّاس کو ترجمہ کے ساتھ ساتھ تفسیرِ قراٰن و شُرُوحِ احادیث بھی پڑھنی چاہئیں۔ (گھریلو علاج، ص88)

بُخار کے چند رُوحانی عِلاج:

(1) بخار والا بکثرت بِسمِ اللّٰہِ الْکَبِیْر پڑھتا رہے۔

(2) گرمی کا بخار ہو تو یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ 47بار لکھ (یا لکھوا) کر پلاسٹک کوٹنگ کر کے چمڑے، ریگزین یا کپڑے میں سی کر گلے میں ڈال دیجئے اِنْ شَآءَاللہ تَعَالٰی بخار جاتا رہے گا۔

(3) یَاغَفُوْرُ کاغذ پر تین بار لکھ (یا لکھوا) کر پلاسٹک کوٹنگ کر کے چمڑے، ریگزین یا کپڑے میں سی کر گلے میں ڈال لیجئے یا بازو پر باندھ دیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہر قسم کے بخار سے نجات ملے گی۔

(4) لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 30بار کاغذ پر لکھ کر پانی کی بوتل میں ڈال کر مریض کو دن میں تین بار تھوڑا تھوڑا پانی پلایئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بخار اتر جائے گا، ضرورتاً مزید پانی شامل

کرتے رہئے۔ (مدّتِ علاج تا حصول شفا)

ایسے بخار کا روحانی علاج جو دواؤں سے نہ جاتا ہو: عمل کے دَوران مریض سُوتی (یعنی COTTON کے) کپڑے پہنے رہے (کے ٹی یادوسرے مصنوعی دھاگے کے بنے ہوئے کپڑے نہ ہوں) اب کوئی دُرُست قراٰن پڑھنے والا باوُضُو ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ بآوازِ بلند 21 بار سُوْرَۃُ الْقَدْر اس طرح پڑھے کہ مریض سُنے، مریض پر دم بھی کرے اور پانی کی بوتل پر بھی دَم کرے۔ مریض وقتاً فوقتاً اس میں سے پانی پیتا رہے۔ یہ عمل تین دن تک مسلسل کیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بخار چلا جائے گا۔ (بیمار عابد، ص 25)

بخار میں غذا کا استعمال:

بخار کی وجہ سے جسم میں پانی کی کمی (Dehydration) ہو جاتی ہے لٰہذا ڈاکٹر کے مشورے سے مریض کو پانی والی چیزیں مثلاً سادہ جوس وغیرہ پلایا جائے۔ بخار کی حالت میں معدہ آہستہ کام کرتا ہے اس لئے بخار میں بھاری غذا نہ لی جائے بلکہ پتلی اور نرم غذائیں مثلاً دلیہ، کھچڑی، ساگودانہ، جوس، یخنی وغیرہ کا زیادہ استعمال کیا جائے۔ ٹھنڈی، کھٹی، تلی ہوئی اور بادی (پیٹ میں ہوا پیدا کرنے والی) چیزوں کے استعمال سے گریز کیا جائے۔

بخار کو برا بھلا کہنا منع ہے:

اور بعض لوگ اس بخار کو برا بھلا کہتے ہیں جبکہ حدیث پاک میں بخار کو برا بھلا کہنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ مومن کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، ویسے تو تمام ہی

امراض صبر کرنے والے کے لئے درجات کی بلندی اور گناہوں کی معافی کا سبب ہیں جیسا کہ سرکار مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں ایک شخص کا انتقال ہوا تو کسی نے کہا: ”یہ کتنا خوش نصیب ہے کہ بیمار ہوئے بغیر ہی فوت ہوگیا“۔ تو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”تم پر افسوس ہے! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے کسی بیماری میں مبتلا فرماتا تو اس کے گناہ مٹادیتا“۔

(موطاامام مالک، ج۲، ص۴۳۰، حدیث۱۸۰۱)

لیکن بخار کو اس معاملے میں خصوصیت حاصل ہے کہ یہ مومن کے لئے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے لہذا اسی مناسبت سے ایک حدیث پیش خدمت ہے زہے نصیب سارا ہی سال بالخصوص موسم سرما میں اس کو ضرور پیش نظر رکھا جائے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ: "مَالَكِ تُزَفْزِفِينَ؟". قَالَتِ: اَلْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللهُ فِيهَا فَقَالَ: "لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ"

ترجمہ: روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام السائب کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا کہ کانپ رہی ہو، بولیں بخار ہے اس کا ستیاناس ہو فرمایا بخار کو برا نہ کہو وہ تو انسان کی خطائیں ایسے دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث 2575 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن) اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

اور بیماریاں ایک یا دو عضو کو ہوتی ہیں مگر بخار سر سے پاؤں تک ہر رگ میں اثر کرتا ہے، لہذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو معاف کرائے گا۔ امام سیوطی نے ایک کتاب لکھی کشف الغمہ فی اخبار الحمی، اس میں بروایت حسن مرفوعًا نقل کیا کہ ایک رات کا بخار تمام خطائیں معاف کرا دیتا ہے، حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ مؤمن کا ایک رات کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے، حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ بخار جہنم کی بھٹی ہے اللہ تعالٰی اس کی وجہ سے مؤمن کو جہنم سے بچاتا ہے، حضرت ابی ابن کعب نے دعا مانگی تھی کہ خدایا مجھے ایسا بخار نصیب کر جو تیری راہ میں چلنے، تیرے گھر آنے اور تیرے نبی کی مسجد تک پہنچنے سے نہ روکے۔ چنانچہ آپ کو ہمیشہ ہلکا بخار رہتا تھا اور اسی حال میں مسجد وغیرہ جایا کرتے تھے۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ الحمدللہ مجھے بھی ہمیشہ ہلکا بخار رہتا ہے مگر اس حالت میں اعلیٰ حضرت نے دین کی وہ خدمتیں کیں کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ!

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد:2 حدیث نمبر:1543)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ حضور تاجدار رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مریض کی عیادت فرمائی تو فرمایا: تجھے بشارت ہو اللہ پاک فرماتا ہے: بخار میری آگ ہے اس لئے میں اُسے اپنے مومن بندے پر دنیا میں مسلط کرتا ہوں تاکہ

قیامت کے دن اُس کی آگ کا حصہ (بدلہ) ہو جائے۔

(سنن ابن ماجہ، ج۴، ص۱۰۵، حدیث ۳۴۷۰)

بخار گناہوں کا صابن ہے:

بخار میں جسمانی تکلیف ضَرور ہے مگر اُخروی فائدے بے شمار ہیں، لہٰذا گھبرا کر شکوہ و شکایت کرنے کے بجائے صَبْر کرکے اَجر کمانا چاہئے اور اپنے گناہ بخشوانے چاہیے۔ چنانچہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کو دردِ سر اور بخار ہوتا ہے اور اس کے گناہ اُحُد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں، پھر جب یہ اس سے جدا ہوتے ہیں تو اس کے گناہوں میں سے ایک ذرہ بھی باقی نہیں ہوتا۔

(شعب الایمان، ج7، ص176، حدیث: 9903)

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: جو ایک رات بخار میں مبتلا ہو اور اس پر صَبْر کرے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے راضی رہے تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اُس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

(شُعَبُ الْاِیمان، ج7، ص167، حدیث: 9868)

بخار کی حاضری بارگاہِ رسالت میں:

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، جب میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو چھوا تو عرض کی: یَارَسُولَ اللہ! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے! فرمایا: ہاں! مجھے تمہارے دو مَردوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: کیا یہ اِس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے دُگنا ثواب ہوتا ہے؟ ارشاد

فرمایا: ہاں۔ (مسلم، ص1066، حدیث:6559)

بُخار کو مانگ کرلیا:

صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ثواب کمانے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! کہ ثواب کمانے کے شوق میں دعا مانگ کر بخار حاصل کر لیا! چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو سَعِید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! ہم جن بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں ہمارے لئے ان میں کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (یہ بیماریاں گناہوں کے) کفّارے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! اگرچِہ بیماری کم ہی ہو؟ فرمایا: "اگرچِہ کانٹا چبھے یا کوئی اور تکلیف پہنچے۔" تو حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے لئے یہ دُعا کی (یااللہ): "مرتے دم تک بخار مجھ سے جدا نہ ہو اور یہ بخار مجھے حج، عمرہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد اور فرض نماز باجماعت ادا کرنے سے نہ روکے۔" پھر ان کے وِصال تک جس نے بھی انہیں چُھوا بخار کی تَپِش محسوس کی۔

(مُسندِ امام احمد بن حنبل ج۴ ص۴۸ حدیث ۱۱۱۸۳)

سردی کا موسم اور نزلہ وزکام

نزلہ اور زُکام موسم سرما میں عام ہونے والی دو مختلف بیماریاں ہیں۔ ان میں تھوڑا سا فرق کیا جاتا ہے۔ کبھی نزلہ اور زکام کے ساتھ کھانسی بھی ہوتی ہے۔ زکام ہونے پر بَلغَم ریشے کی صورت میں ناک میں جمع ہوجاتا ہے، اس میں نزلے کی بَنِسْبَت زیادہ تھکن محسوس ہوتی ہے۔

نزلہ اور زکام میں مبتلا ہونے والے:

یہ بیماریاں اس قدر عام (Common) ہیں کہ تقریبًا ہر دوسرا شخص ان میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غالبًا جب سے دنیا بنی ہے اور کسی فرد نے چند سال کی عمر پائی ہو اُسے کبھی نہ کبھی زکام ضرور ہوا ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج1، ص366 ملخصًا)

نزلہ اور زکام کی علامات:

ان دونوں کی علامات تقریبًا یکساں (Same) ہیں مگر زُکام کی صورت میں ان میں کچھ شدّت ہوتی ہے۔

نزلے کی علامات:

اس کی عمومی علامات میں سے ہَلکا بخار ہونا، ناک کا بہنا، گلے میں خَراشیں پڑ نا، تھکاوٹ ہونا، چھینکیں آنا اور کھانسی ہونا وغیرہ ہے۔

زکام کی علامات:

اس کی علامات میں سے چند ایک یہ ہیں:

تیز بخار ہوجاتا ہے

سَر اور جسم میں شدید درد، بھاری پَن، کمزوری (Weakness) اور سُستی محسوس ہوتی ہے

ناک سے رطوبت بہتی رہتی ہے

چھینکیں آتی ہیں اور کھانسی ہوجاتی ہے
کبھی آنکھیں سُرخ ہوجاتی ہیں اور ان سے رطوبت نکلتی ہے
چہرے کی رَنگت میں بھی سُرخی آجاتی ہے۔

نزلہ اور زکام کے چند فوائد:

نزلہ اور زکام اگر معمولی ہوں اور جَلد رُخصت ہوجائیں تو اس کا نقصان نہیں بلکہ فوائد (Benefits) ہیں جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

زکام سے دماغی اَمراض دفع ہوجاتے ہیں
زکام والے کو جنون نہیں ہوتا
زکام خیریت سے گزر جائے تو بہت سی بیماریاں ختم ہوجاتی ہیں
نزلہ اور زکام کے ساتھ چھینک سے دماغ ہلکا ہو کر صاف ہوجاتا ہے، طبیعت بہتر ہوجاتی ہے۔

(مراۃ المناجیح، ج6، ص395، ملتقطاً)

زکام سے بدن کی اصلاح ہوتی ہے
زکام والوں پر مصیبت زدہ والی دعا پڑھنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

(جنتی زیور، ص615 ملتقطاً)

نزلہ وزکام کے اثرات:

نزلہ اور زکام اگر جَلد ٹھیک نہ ہوں تو اَکرٹ ہوجانا چاہئے کیونکہ مسلسل نزلہ رہنے سے بال جَلدی سفید ہوجاتے ہیں

نظر کمزور ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے

دماغی صلاحیت میں کمی آتی ہے

کان اور سانس کے امراض پیدا ہوتے ہیں اس کے علاوہ مزید بھی کئی تکلیف دہ امراض لاحق ہوسکتے ہیں

اطبا (Doctors) کا کہنا ہے کہ موجودہ دور میں نزلہ اور زکام کو نقصان دہ بیماریوں میں شمار کیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

نزلہ، زکام کی وجوہات اور احتیاطیں:

نیند پوری نہ ہونا

اے سی وغیرہ کی ٹھنڈی ہوا کے سامنے دیر تک بیٹھنا

جسمانی کمزوری ہونا

دیر تک سَرد ماحول میں رہنا

گرم تاثیر والی، خشک اور مُرَغَّن، تَلی اور بُھنِی ہوئی غذاؤں کا زیادہ استعمال کرنا

گرم کھانے کے بعد ٹھنڈا پانی پینا

دُھوپ سے آنے کے فوراً بعد ٹھنڈے پانی سے نہانا

ٹھنڈا پانی پی کر گرم چائے یا کافی وغیرہ پینا

کبھی سگریٹ نوشی اور کبھی زیادہ دیر تک ننگے سَر دھوپ میں رہنا بھی نزلہ و زکام کا سبب بنتا ہے۔

لہٰذا نزلہ و زکام کا شکار ہونے والے افراد کو چاہئے کہ دَرْج بَالا اسباب سے بچیں نیز

موسمِ سَرما میں نزلہ و زکام والے افراد کو چاہئے کہ بلا وجہ گھر سے باہر نہ نکلیں اور موسم کی تبدیلی کے وقت اس کی مناسبت سے لباس وغیرہ کا اہتمام کریں۔

نزلہ، زکام والوں کے لئے چند مفید غذائیں:

نزلہ زکام والوں کو مندرجہ ذیل غذائیں کھانی چاہیے ان شاء اللہ بہت فائدہ محسوس کریں گے

دیسی مُرغے کا شوربا

بکرے کے بغیر چربی والے گوشت کا شوربا

کِھچڑی

پھل اور ان کے جوس نزلہ اور زکام میں مفید ہیں

کَلَونجی، رَطُوبت والے اَمراض اور سردی کی بیماریوں میں مُفید ہے

(مراۃ المناجیح، ج6، ص216 ملخصًا)

لہسن کا استعمال سردی، نزلہ، زکام اور کھانسی کے لئے مفید ہے۔

ایک اہم شرعی مسئلہ:

کچّا لہسن کھانے سے منہ میں بُو پیدا ہو جاتی ہے اس لئے جب تک بُو باقی ہو مسجد میں جانا جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت، ج1، ص648 ملخصًا)

خُوبانی نزلہ، زکام اور گلے کی خراش کے لئے مفید ہے۔

(گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول، ص17 ملخصًا)

دن میں تین سے چار بار خالی پیٹ ایک کپ میتھی کا قہوہ پینے سے نزلہ اور زکام سے نجات ملے گی۔ (میتھی کے 50 مدنی پھول، ص 8 ملخصًا)

بلغم اور زکام کے علاج کے سلسلے میں کشمش بھی بہت مفید ہے

مونگ کی دال اور پالک کا استعمال بھی مفید ہے۔

نزلہ، زکام والوں کے لئے پرہیز:

نزلہ اور زکام ہونے کی صورت میں دودھ، دہی، گھی، مکھن، آلو، بھنڈی، بینگن، ٹماٹر، ماش کی دال، برف، ٹھنڈے مشروبات اور تُرش غذاؤں سے پرہیز کیجئے۔

نزلہ، زکام کا علاج تیل سے:

کلونجی کو تیل میں جوش دے کر سر میں وہ تیل لگانے سے دردِ سر، نزلہ اور زُکام میں فائدہ ہوتا ہے۔

(گھریلو علاج، ص 110)

دائمی نزلہ کا علاج مسواک سے:

دائمی نزلے کے لئے مِسواک بہترین علاج ہے۔ دائمی نزلہ و زکام کے ایسے مریض جن کا بلغم نہ نکلتا ہو انہیں چاہئے کہ حُصولِ ثواب کی نیت سے مِسواک کریں کہ اس سے بلغم نکلتا اور دماغ ہلکا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

(مسواک شریف کے فضائل، ص 8 ماخوذاً)

رُکا ہوا نزلہ کھولنے کے 2 طریقے:

اگر نزلہ میں ناک سے رطوبت نکل رہی ہو تو اسے روکنا نہیں چاہئے بلکہ بند ہونے

کی صورت میں اسے خارج کرنے کا کوئی طریقہ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ اس سے مختلف امراض پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ یہ دو طریقے بھی اختیار کئے جاسکتے ہیں:

(1)Steam(یعنی پانی کی بھاپ میں سانس) لینا، اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی صاف سُتھری پَتیلی میں ضرورت کے مطابق پانی ڈال کر اُبالیں۔ پھر اتار کر کسی جگہ رکھیں اور سَر پر موٹا کپڑا یا تولیہ لپیٹ لیں اور اُٹھتی بھاپ کی طرف احتیاط سے چہرہ جھکائیں اور اس میں گہرے سانس لیتے رہیں۔ چند بار اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ رطوبت اور بلغم نکل جائیں گے، نزلہ دور ہو جائے گا۔

(2)دَہکتے ہوئے کوئلوں پر پِسی ہوئی ہلدی ڈال کر دھونی لینے سے ناک کھل جاتی اور نزلے کی رَطُوبَت بہنے لگتی ہے۔

دائمی نزلہ کے تین علاج:

(1)30دن تک روزانہ ناشتے کے دو گھنٹے بعد مچھلی کا تیل (Cod Liver Oil) آدھی چمّچ پئیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ دائمی نَزلہ سے آرام ہو جائے گا

(2)بچّوں کو اگر بار بار نزلہ ہوتا ہو تو مچھلی کا تیل تین تین قطرے دن میں ایک یا دو بار 30دن تک پلایئے (3)روزانہ رات میں مُٹّھی بھر بُھنے ہوئے چَنے چھلکے سمیت کھانا پھر ایک گھنٹے تک پانی یا چائے وغیرہ کوئی سا مَشروب نہ پینا دائمی نزلہ کے لئے مفید ہے۔

نزلہ کا گھریلو علاج:

ایک تولہ (یعنی تقریباً 12 گرام) سونف اور سات عَدَد لَونگ دو کلو پانی میں ڈال کر

چُولہے پر خوب جوش دیجئے۔ جب تقریباً 250 گرام پانی رہ جائے تو ایک تولہ (یعنی تقریباً 12 گرام) مِصری ڈال کر چائے کی طرح نَوش فرمائیے۔ دو تین بار کے اِستِعمال سے اِنْ شَآءَاللّٰہ نَزلہ وزُکام دُور ہوجائے گا۔ (گھریلو علاج، ص 51، 52 ملتقطاً)

نزلہ اور زکام کے روحانی علاج:

(1) ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ سُوْرَۃُ الْفَاتِحہ تین بار (اوّل آخر تین مرتبہ دُرُود شریف) پڑھ کر تین روز تک روزانہ مریض پر دَم کیجئے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ نزلہ زُکام سے نَجات حاصل ہوگی۔

(2) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 66 بار روزانہ پڑھ کر نزلہ اور زکام والے پر دَم کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ فائدہ ہوگا۔ (مدّتِ علاج: تا حصولِ شفا)۔ (بیمار عابد، ص 34، 36 ملخصًا)

میں کبھی بیمار نہیں ہوا:

بعض لوگ بڑے فخر سے بتاتے ہیں کہ میں کبھی بیمار نہیں ہوا۔ کبھی بیمار نہ ہونا کوئی قابلِ فخر بات نہیں بلکہ ایسی صورت میں ڈر جانا چاہیے کہ کہیں میری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں تو نہیں دیا جارہا یا پھر یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر تو نہیں ہے؟ منقول ہے کہ فرعون نے اپنی چار سو برس کی عمر میں سے تین سو بیس سال اس آرام کے ساتھ گزارے تھے کہ اس مدّت میں کبھی درد یا بخار یا بھوک میں مُبتلا نہیں ہوا۔

(خزائن العرفان، پ9، الاعراف، زیرِ آیت: 130)

موسم سرما اور کھانسی

کھانسی (Cough) ایک فِطری عمل ہے جس کے ذریعے سانس کی نالیوں،

پھیپھڑوں اور گلے میں جمع ہونے والے مواد کی صفائی ہوتی ہے۔تقریبًا ہر چھوٹے، بڑے، مرد و عورت کو وقتاً فوقتاً کھانسی ہوتی رہتی ہے۔کھانسی کے متعلق چند مدنی پھول ملاحظہ کیجئے۔کھانسی کیا ہے؟جسمِ انسانی میں ایک دِفاعی حرکت ہے جسے کھانسی کہا جاتا ہے۔کھانسی کسی بھی نوعیت کی ہو اس کا سبب کوئی نہ کوئی نقص ہوتا ہے۔فائدہ کھانسی کا ایک فائدہ یہ ہے کہ پھیپھڑوں یا سانس کی نالیوں میں اگر کوئی نقصان دینے والی چیز چلی جائے تو کھانسی کے ذریعے نکل جاتی ہے۔

کھانسی کی مختلف صورتیں:

کھانسی کئی طرح کی ہوتی ہے

(1)خشک کھانسی:

یہ بغیر بلغم کی ہوتی ہے، کھانستے وقت دھچکا سالگتا ہے جس کی وجہ سے گلے پر زور پڑتا ہے۔اس کا علاج اگر نہ ہو تو پھیپھڑوں میں زخم پیدا ہو سکتا ہے۔اسے معمولی سمجھ کر چھوڑ دینا آگے جا کر نقصان دے سکتا ہے۔

(2)بلغمی کھانسی:

بلغمی کھانسی کے شکار ہونے والوں میں بڑی تعداد بچّوں اور بزرگوں کی ہوتی ہے۔

(3)پرانی کھانسی:

کھانسی اگر سات یا آٹھ ہفتوں تک برقرار رہے تو اسے پرانی کھانسی کا نام دیا جاتا ہے۔اس کا ایک سبب تمباکو نوشی بھی ہے۔یہ کبھی کبھار مہینوں تک چلی جاتی ہے لہٰذا ایسی صورت میں لازمی علاج کروائیں۔

(4)شدید کھانسی:

جب مسلسل دو تین منٹ تک کھانسی ہوتی رہے اسے شدید کھانسی کہا جاتا ہے۔ یہ پھیپھڑوں کی سوزش (سوجن، ورم) وغیرہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔

(5)کالی کھانسی:

یہ وہ بلغمی کھانسی ہے جو جراثیم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ عموماً بچّوں میں پائی جاتی ہے۔اس کی وجہ سے سانس لینے کے راستے اور پھیپھڑوں میں انفیکشن(infection) پیدا ہوتا ہے اور کبھی تو سانس لینا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ علاج کے بعد بھی ہلکی ہلکی باقی رہتی ہے۔اس کی علامات میں سے لگاتار کھانسی آنا اور چہرے کا رنگ بدل جانا ہے۔

کھانسی ہونے کے اسباب:

جن وجوہات کی بنا پر اکثر کھانسی ہوتی ہے، ان میں سے چند یہ ہیں: سردی لگنا، گرد و غبار ہونا، نزلہ، زکام اور بخار ہونا، ناک کی ہڈی کا بڑھ جانا، T.B ہونا، گلے کا خراب ہونا، سگریٹ پینا، حلق میں سوزش ہونا، سانس کی نالی اور پھیپھڑوں میں خرابی پیدا ہونا، تلی ہوئی چیزیں کھانا، ترش یا مرچوں والی چیزیں کھانا، کبھی دل اور معدے کی بیماریوں کی وجہ سے بھی کھانسی ہوتی ہے۔

موسم سرما اور احتیاط:

جو افراد دائمی کھانسی یا سانس کی تکلیف میں مبتلا ہیں ان کو موسمِ سرما اور بہار میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ ان موسموں میں پھیپھڑوں کی نالیوں میں بلغم جمع

ہوتا ہے جو نزلہ اور زکام کے ساتھ ساتھ پھیپھڑوں میں انفیکشن کا بھی سبب بن جاتا ہے۔ بسا اوقات شدید کھانسی کی صورت میں بھی باہر نہیں نکلتا۔

غذا و پرہیز:

آلو، چاول، گوبھی، پراٹھا، مونگ پھلی، کولڈ ڈرنک وغیرہ سے بچنے کی کوشش کریں اور ادرک، لہسن، مچھلی، کالے چنے کا شوربہ، گوشت کا شوربہ، کدو وغیرہ زیادہ استعمال کریں۔

کھانسی سے بچنے کیلئے مفید چیزیں:

ہر طرح کی کھانسی کے لئے شہد مفید ہے۔

کلونجی کا اِستعمال کھانسی میں مُفید ہے

اِنجیر کھانسی کے لئے مفید ہے بالخصوص پُرانی بلغمی کھانسی کیلئے بہت نَفْع بَخش ہے۔

(اپ، ص11، 110 ماخوذاً)

مُنَقّٰی کا گُودا پُرانی کھانسی کیلئے مفید ہے۔ (بیٹا ہو تو ایسا، ص14)

اَخروٹ کا بھنا ہوا مَغْز سرد کھانسی کیلئے مفید ہے۔ (بیٹا ہو تو ایسا، ص39)

فالسہ زُکام اور کھانسی کیلئے نفع بخش ہے۔

ہَنْس (ایک قسم کی بطخ) کی چربی سینے پر ملنا کھانسی اور بلغم کو صاف کرنے کیلئے مفید ہے۔

☆ نمک والے نیم گرم پانی سے غرارے کرنا بھی کھانسی میں کمی لا سکتا ہے۔

دَمے کے مریض کو چاہئے کہ خوشبو نہ سونگھا کرے کہ اس سے شدید کھانسی ہو سکتی ہے۔

کھانسی کے چند گھریلو علاج:

اگر کالی کھانسی ہو تو مُناسِب مقدار میں پِسی ہوئی سُونٹھ (یعنی خشک ادرک) خالِص شہد پر چھڑک دیجئے اور سات دن روزانہ صبح و شام تھوڑا تھوڑا چاٹ لیجئے۔

ہر گھنٹے کے بعد ایک لونگ منہ میں رکھ کر چباتے اور چوستے رہئے اِنْ شَآءَ الله عَزَّ وَجَلَّ کھانسی کا زور ٹوٹے گا۔

پودینہ کا رَس پینے سے بھی کھانسی ٹھیک ہوجائے گی اِنْ شَآءَ الله عَزَّ وَجَلَّ۔

چند کھجوریں کھا کر ایک کپ نیم گرم پانی پی لیجئے اِنْ شَآءَ الله بلغم پتلا ہو کر خارِج ہوجائے گا کیلے کے دَرَخت کا پتّا سُکھانے کے بعد توے پر جلا کر اُس کی راکھ شہد میں ملا کر کھانسی کے مریض کو تھوڑی تھوڑی چٹاتے رہئے۔اِنْ شَآءَ الله عَزَّ وَجَلَّ آرام آجائے گا

تھوڑی سی پِسی ہوئی کالی مرچ دودھ میں جوش دیکر پی لیجئے

دو چمچ ادرک کا رس اور ایک چمچ شہد ملا کر پی لیجئے اِنْ شَآءَ الله عَزَّ وَجَلَّ کھانسی سے نجات ملے گی

پیاز اُبال کر اس کا پانی پینے سے بلغم نکلتا اور کھانسی میں آرام آتا ہے

کشمش، شکر اور انار کا چِھلکا چُوسنا کھانسی کیلئے مفید ہے

گرم دُودھ میں تھوڑی سی ہلدی اور دیسی گھی ملا کر پینے سے کھانسی میں فائدہ ہوتا ہے

پانی میں تھوڑا سا نمک گھول کر پینے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کھانسی سے آرام ملے گا

رات کو نمک کی ڈَلی منہ میں رکھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کھانسی میں کمی ہوجائے گی۔

(گھریلو علاج، ص 57 تا 59 ماخوذاً)

مصری یا شکر سے میٹھا کیا ہوا دودھ کھانسی کیلئے مفید ہے۔(دودھ پیتا مدنی منّا، ص42)
میتھی اور اس کے دانوں سے بنا ہوا پوڈر گرم پانی میں گھول کر پینا بھی کھانسی کیلئے مفید ہے
میتھی کا قہوہ کھانسی اور حلق کی سوجن کیلئے مفید ہے۔
(میتھی کے 50 مدنی پھول، ص4،8)
چھلے ہوئے چلغوزے کا شیرہ بنا کر تھوڑا سا شہد شامل کر کے چاٹنا بلغمی کھانسی کیلئے مفید ہے۔(کتاب المفردات، ص211)

روزانہ کِشمِش کے 40 دانے اور تین عدد بادام لیکر اس پر 11 بار دُرُود شریف پڑھ کر دم کر کے کھالیجئے اِس کے اوپر دو گھنٹے تک پانی نہ پئیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کھانسی میں بہت فائدہ ہو گا، بلغم نکلے گا اور مزید نہیں بنے گا، بہت چھوٹے بچّوں کیلئے حسبِ ضرورت مقدار کچھ کم کر دیجئے، تا حُصولِ شِفا علاج جاری رکھئے۔
(فیضان سنّت، 793/1)

میتھی کے بیج اور انجیر پانی میں پکا کر خوب گاڑھا کرلیں پھر اس میں شہد ملا کر کھائیں اس سے کھانسی کی شدّت میں کمی آئے گی۔(رسائل طب، 186/2)
چھ ماشہ بادام کا روغن ایک تولہ شہد میں ملا کر چاٹئیے، یہ خشک کھانسی کیلئے مفید ہے(رسائل طب، 514/2)
ادرک کا قہوہ کھانسی اور زکام کیلئے مفید ہے۔(رسائل طب، 515/2)
ایک امرود راکھ میں رکھیں جب نرم ہو جائے تو رات کے وقت کھالیں یہ کھانسی کیلئے مفید ہے۔(رسائل طب، 515/2)

لیموں کے پانی سے تولیا وغیرہ تر کر کے اگر سینے پر لپیٹ دیا جائے تو اس سے بھی کھانسی میں آرام آتا ہے۔

کھانسی کا روحانی علاج:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ، 66 بار روزانہ پڑھ کر کھانسی کے مریض پر دم کیجئے (یا مریض خود پڑھ کر دم کرے۔ مدّتِ علاج تا حصولِ شفا)۔ (بیمار عابد، ص36)

محترم قارئین کرام! یاد رکھئے کہ کھانسی ہونے کی صورت میں خود سے سیرپ (syrup) وغیرہ لے کر

استعمال نہ کریں اور نہ ہی بچّوں کو پلائیں، کیونکہ آپ تو نفع بخش سمجھ کر استعمال کریں گے ممکن ہے وہ آپ کے لئے نفع بخش نہ ہو۔

(تمام علاج اپنے طبیب (Doctor) کے مشورے سے ہی کیجئے۔

موسم سرما مؤمن کا موسم بہار ہے

سردی ہو یا گرمی ہر موسم عبادت کا موسم ہے، لیکن سردیوں میں کم وقت میں زیادہ ثواب کمانا نسبتاً آسان ہے۔

مؤمنوں کا موسمِ بہار:

حُضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: موسمِ سرما مؤمن کا موسمِ بہار ہے کہ اِس میں دن چھوٹے ہوتے ہیں تو مؤمن ان میں روزہ رکھتے ہیں اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں تو وہ ان میں قیام کرتے (یعنی نوافل وغیرہ پڑھتے) ہیں۔

(شعب الایمان، ج3، ص416، حدیث:3940)

امام احمد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاڑا مؤمن کے لیے بہار کا موسم ہے۔ امام بیہقی وغیرہ نے اس روایت میں یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ اس موسم کی راتیں لمبی ہوتی ہیں تو مؤمن ان میں قیام کرتا ہے اور دن چھوٹے ہوتے ہیں تو مؤمن ان میں روزہ رکھ لیتا ہے۔
(مسند احمد و بیہقی)

سردیاں مؤمن کے لیے موسم بہار اس وجہ سے ہیں کہ مؤمن اس موسم میں عبادتوں کے باغات میں خوب میوے کھاتا ہے، ریاضت کے میدانوں کی سیر کرتا ہے؛ جیسا کہ مویشی موسم بہار کی چراگاہ میں چرتے ہیں تو وہ موٹے ہو جاتے ہیں اور اپنے جسموں کی اصلاح کر لیتے ہیں اسی طرح سے مؤمن کے دین کی بھی سردیوں میں ایسی طاعت بجا لانے سے اصلاح ہو جاتی ہے؛ جن کی حق تعالیٰ شانہ نے اسے توفیق دی ہے کہ مؤمن موسم سرما میں بغیر تکلیف و مشقت کے روزہ رکھ لیتا ہے اسے بھوک اور پیاس نہیں ستاتی کہ دن چھوٹے چھوٹے اور ٹھنڈے ہوتے ہیں اس طرح اسے روزے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی۔

موسم سرما کا روزہ:

ترمذی شریف کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جاڑے میں روزے رکھنا غنیمت باردہ حاصل کرنا ہے حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں تمہیں غنیمت باردہ کے بارے میں خبر نہ دوں؟ لوگوں نے کہا ضرور! تو فرمایا کہ سردیوں میں روزے رکھنا۔ غنیمتِ باردہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ غنیمت جو بغیر کسی جھگڑے اور تھکن

وتعب کے حاصل ہو جائے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: موسم سرما مبارک ہو کہ اس میں برکت نازل ہوتی ہے، قیام کے لیے رات طویل ہوتی ہے روزہ رکھنے کے لیے دن چھوٹا ہوتا ہے

اور حضرت حسن بصریؒ نے بھی فرمایا، مؤمن کا بہترین زمانہ سردیوں کا زمانہ ہے، رات طویل ہوتی ہے کہ اس میں قیام کرتا ہے اور دن چھوٹے ہوتے ہیں روزہ رکھ لیتا ہے۔

موسم سرما میں رات کا قیام:

سردیوں کی راتوں میں قیام کرنا نفوس پر دو وجہوں سے بھاری ہے پہلی وجہ یہ ہے کہ نفس انسان کو جاڑے کی شدت میں بستر چھوڑ کر نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہونے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ داؤود بن رشید کہتے ہیں کہ میرے ایک بھائی شدت کی سردی میں ایک رات نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے ان پر دو بوسیدہ کپڑے تھے، جب انہیں سردی نے ستایا تو رونے لگے۔ ایک پکارنے والے نے ان سے کہا، ہم نے تجھ کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑا کیا اور دوسروں کو سلائے رکھا پھر بھی تو ہمارے سامنے رو رہا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جاڑے کی شدت میں پورا وضو کرنے میں نفس کو تکلیف محسوس ہوتی ہے اور سردی کی شدت میں کامل وضو کرنا اعمال میں افضل عمل ہے۔

موسم سرما کا وضو:

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، کیا میں تمہیں ایسی چیزوں کی خبر نہ دوں کہ جس کے سبب سے اللہ تعالیٰ خطائوں کو مٹادے اور درجات بلند کردے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کیا، ضرور یارسول اللہ!۔ آپ ﷺ نے فرمایا، نفس کی تکلیف کے وقت وضو کو پورا کرنا اور مسجد کی طرف کثرت سے چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔ یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پروردگار تعالیٰ کی خواب میں زیارت کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے محمد! ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، درجات اور کفارات میں۔ فرمایا، کفارات یعنی جن سے گناہ معاف ہوں وہ ناپسندیدگی کے وقت وضو کو پورا کرنا، قدموں کا جمعہ کی نماز کے لیے اور ایک روایت میں ہے جماعت سے نماز پڑھنے کے لیے مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔ جس نے یہ کام کیے وہ خیر کے ساتھ زندگی گزارے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے پاک ہوجائے گا جبکہ لوگ محوِ خواب ہوں گے۔

(ترمذی واحمد)

موسم سرما کسی غنیمت سے کم نہیں:

موسم سرما یقیناً مومن کے لئے کسی غنیمت سے کم نہیں ہے ہمارے اسلاف کا

موسم سرما کے آمد پر جوشِ عبادت دیدنی ہوتا تھا اس بات کا اندازہ مندرجہ ذیل روایات سے لگایا جاسکتا ہے

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ : كَانَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ الشِّتَاءُ : يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ قَدْ طَالَ اللَّيْلُ لِصَلَاتِكُمْ وَقَصُرَ النَّهَارُ لِصَوْمِكُمْ فاغتنموا	ترجمہ: حضرت عبید بن عمیر لیثی رَضِیَ الله تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب موسم سرما آتا تو آپ ارشاد فرماتے " اے اہل قرآن راتیں تمہاری نمازوں کے لئے لمبی ہو گئی (تاکہ تم زیادہ سے زیادہ قیام اللیل کر سکو) اور دن تمہارے روزوں کے لئے چھوٹے ہوگئے (تاکہ تم آسانی سے دن میں روزہ رکھ سکو) لہذا اس (موس سرما) کو غنیمت جانو"

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 9826،)

(کتاب الزھد: رقم الحدیث 2264)

ایک اور روایت میں ہے

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	حضرت عامر ابن مسعود سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی

وَسَلَّمَ: "اَلْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈی غنیمت
الصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ" جاڑوں کے روزے ہیں

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جن میں تکلیف بہت کم اور اصل روزے کا ثواب پورا جیسے جہاد میں دشمن بغیر مقابلہ بھاگ جائے اور سردی کا موسم بھی ہو کہ غازی بلا تکلیف ثواب اور غنیمت لے آتا ہے، سردی کے رمضان کا بھی یہی حال ہے۔خیال رہے کہ یہ اصل ثواب میں گفتگو ہے ورنہ گرمی کے روزوں میں زیادہ مشقت کا ثواب بھی ملے گا اسی لیے حضرت علی مرتضٰی فرماتے ہیں کہ مجھے تین چیزیں بڑی پیاری ہیں:اکرام الضیف،صیام الصیف،جہاد بالسیف، مہمان کی خدمت،گرمی کے روزے،تلوار سے جہاد۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد:1 حدیث نمبر:591)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً صحیح سند سے ثابت ہیں:

كان أبو هريرة رضي الله عنه يقول : ألا أدلكم على الغنيمة الباردة ، قالوا : بلى ،فيقول : الصيام في الشتاء.

(السنن الکبری للبیہقی:ج5ص845)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ کیا میں تمہیں ٹھنڈی {بڑی آسان} غنیمت کے بارے نہ بتاؤں ؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں (آپ ضرور بتائیں)پھر آپ نے

فرمایا ٹھنڈی {بڑی آسان} غنیمت یہ ہے کہ سردی کے موسم میں روزہ رکھا جائے۔

موسم سرما میں شب بیداری:

اللہ تعالٰی کے نیک بندے سردیوں کی راتوں میں عبادت کو محبوب جانتے تھے چنانچہ حضرتِ سیّدُنا عیسٰی علٰی نَبِیِّنَاوعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام نے فرمایا: سخت سردیوں کی راتوں میں نماز پڑھنا میرا محبوب ترین عمل ہے۔

(عیون الحکایات، ص119)

امیرُالمؤمنین حضرتِ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الشتاء غنیمة العابدین

یعنی سردی کا موسم عبادت گزاروں کیلئے موقعہ غنیمت ھے۔

(حلیة الاولیاء ج1 ص51. ج9 ص20. الزهد للامام احمد رحمه الله:615.)

(موسوعة لابن ابی الدنیا، ج1، ص332، حدیث:421)

حضرتِ سیِّدُنا صَفْوان بن سُلَیم رحمة الله تعالٰی علیہ گرمیوں میں گھر کے اندر اور سردیوں میں چھت پر نماز پڑھتے تاکہ نیند نہ آئے۔

(حلیۃ الاولیاء، ج3، ص186، رقم:3644)

موسم سرما اور بیماروں کی عیادت

اس میں کوئی شک نہیں کہ صحت اور بیماری زندگی کا حصہ ہیں، کبھی انسان بھرپور صحت سے لطف اندوز ہوتا ہے تو کبھی بیماری میں مبتلا ہو کر صبرو شکر کرتے

ہوئے گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے ﷺ ہے: مسلمان کو پہنچنے والا کوئی دُکھ، تکلیف، غم، ملال، اَذِیَّت اور درد ایسا نہیں، خواہ اس کے پیر میں کانٹا ہی چبھے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

(بخاری، ج4، ص3، حدیث: 5641)

دین ہمیں جس طرح خوشیوں میں دوسروں کا ساتھ دے کر ان کی خوشیاں بڑھانے کی ترغیب دیتا ہے اسی طرح غم کی کالی اور تاریک گھٹاؤں میں دوسروں پر سائبان تاننے کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھنے اور اس کا احساس کرنے کی حقیقی تصویر عیادت کی صورت میں نظر آتی ہے۔ یقیناً ایک مسلمان کا دوسروں کی تکلیف کا احساس کرکے، دل جوئی اور دل داری کی خاطر اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر عیادت کے لئے جانے میں اُس فرمانِ مصطفٰے ﷺ کا عملی اظہار ہوتا ہے کہ جس میں تمام مسلمانوں کو ایک عمارت کی مانند قرار دیا گیا ہے۔

(مسلم، ص1070، حدیث: 6585)

مریض کی عیادت پر مشتمل اسلامی تعلیمات اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کسی بھی حال میں تنہا نہیں چھوڑا۔ پھر یہ دین کی پُر اثر تعلیمات ہی ہیں کہ جن میں عیادتِ مریض کو اخلاقیات میں اعلیٰ درجہ دینے کے ساتھ ساتھ اس میں کئی اُخرَوِی فوائد بھی رکھے گئے

چنانچہ عیادت کی فضیلت کو اجاگر کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک جنت کے

پھل چننے میں رہا۔(مسلم،ص1065،حدیث:6551)

ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں:

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ کے سب سے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کیلئے صبح کو جائے تو شام تک اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں ایک باغ ہو گا۔(ترمذی،ج2،ص290،حدیث:971)

عیادت کے آداب:

مریض کی عیادت میں اسے تکلیف پر صبر کی تلقین کیجئے۔ یاد ہوں تو ایسی احادیث سنائیے جن میں یہ ذکر ہے کہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ اس کو توبہ و استغفار اور اللہ پاک کو یاد کرنے کا کہئے اور حالتِ مرض میں نماز پڑھنے اور جو عبادات کر سکتا ہو اُن عبادات کی تلقین کیجئے۔ عیادت کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ علاج کیلئے حسبِ حیثیت کچھ رقم نذر کی جائے یہی اَنْسَب (زیادہ بہتر) ہے ورنہ مریض کے حال کے مناسب کچھ کھانے پینے کی چیزیں مثلاً پھل وغیرہ دیئے جائیں۔ مریض اپنے مرض کی وجہ سے جن دنیاوی کاموں اور ذمہ داریوں کو پورا نہ کر سکے، اس میں بھی حتّی المقدور تعاون کیا جائے۔

عیادت میں نہایت اہم بات:

ایک اہم بات یہ ہے کہ عیادت میں اتنی دیر نہ بیٹھا جائے کہ مریض یا اس کے اہلِ خانہ تنگ ہو جائیں، دورانِ ملاقات مریض سے تسلی آمیز کلمات کہے جائیں اور ایسی

باتیں کی جائیں جن سے وہ خوش ہو اور اس کا دل بہلے۔ ورنہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص مریض کی عیادت کو گیا اور کافی دیر بیٹھا رہا تو مریض نے کہا: لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے ہمیں تکلیف ہوئی ہے، وہ آدمی کہنے لگا، میں اُٹھ کر دروازہ بند کر دوں؟ مریض نے کہا: ہاں! لیکن باہر سے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج4، ص60)

سردیوں کی غذائیں

گر میسّر ہوں تو خشک میوہ جات اور مفید غذاؤں کا خود بھی استعمال کیجئے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی پیش کیجئے جیسا کہ حضرت سیّدُنا لیث بن سعد علیہ رحمۃ اللہ الصَّمد کی عادت مبارکہ تھی کہ سردیوں کے موسِم میں لوگوں کو گائے کے گھی اور شہد سے تیار کردہ حلوہ کھلایا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 448/7)

ایک گلاس نیم گرم پانی پینے کا فائدہ:

سردی کے موسِم میں اگر بے احتیاطی کی جائے تو بسا اوقات کھانسی، نزلہ اور بُخار جیسے اَمراض لاحِق ہوجاتے ہیں لہٰذا احتیاطی تدابیر ضَرور اختیار کیجئے، پینے میں نیم گرم پانی کا استعمال کیجئے، چنانچہ حضرت سیّدُنا ابوعبدُاللہ محمد بن مفلح رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جو شخص موسِمِ سرما میں روزانہ ایک گلاس گرم پانی پی لیا کرے وہ بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (الآداب الشرعیۃ لابن مفلح، ص754)

سردی اور خشک میوہ جات (dry fruits) کا استعمال

اللہ تعالٰی کی لاتعداد نعمتوں میں سے خشک میوے (Dry Fruits) بھی ہیں جو اپنی گرم تاثیر کی وجہ سے زیادہ تر سردیوں کے موسم میں کھائے جاتے ہیں۔ موسِمِ سرما

کی سرد راتوں میں لحاف رضائی(Blanket)وغیرہ اوڑھے ہوئے ڈرائی فروٹ کھانے کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے درج ذیل بعض چیزیں اگرچہ مہنگی ملتی ہیں لیکن فوائد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان نعمتوں کو کچھ نہ کچھ ضرور کھائیے اور ان کے فوائد حاصل کیجئے:

بادام(Almond):

(1)کڑوے اور ایرانی بادام کینسر کے لئے مفید ہیں
(2)بادام آنکھوں کی بینائی اور قوتِ حافظہ کے لئے مفید ہے
(3)بادام کھانے سے تیزابیت اور سر کی خشکی دور ہوتی ہے۔

(بیٹا ہو تو ایسا، ص33 تا 35، ماخوذاً)

پستہ(Pistachio):

(1)پستہ دل و دماغ کو قوّت دیتا، بدن کو موٹا کرتا، گردے کی کمزوری دور کرتا اور حافظہ کو مضبوط کرتا ہے(2)پستہ کھانا کھانسی کے لئے مفید ہے۔

(کتاب المفردات، ص156، بیٹا ہو تو ایسا، ص36)

مونگ پھلی(Peanuts):

مونگ پھلی میں موجود وٹامنز ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط بناتے ہیں۔
مونگ پھلی دبلے پتلے اور کمزور افراد کے لئے مفید ہے۔
احتیاط: حاملہ خواتین اور خارش کے مریض مونگ پھلی استعمال نہ کریں۔

اخروٹ (Walnut):

(1) اَخروٹ کا بُھنا ہوا مغز سرد کھانسی کے لئے مفید ہے

(2) اخروٹ کو چبا کر داد (یعنی جسم پر جو چھوٹے دانے ظاہر ہوتے ہیں ان) پر لگایا جائے تو داد کا نشان مٹ جاتا ہے۔

(کتاب المفردات، ص68)

چلغوزے (Pine Nuts):

(1) چلغوزہ بلغم دُور کرتا اور بھوک بڑھاتا ہے

(2) چھلے ہوئے چلغوزے کا شِیرہ بنا کر تھوڑا سا شہد شامل کرکے چاٹنا بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہے۔ (کتاب المفردات ص 211)

اِنجیر (Fig):

(1) انجیر جوڑوں کے دَرد، بواسیر، کھانسی اور دَمے کیلئے مفید ہے

(2) انجیر چہرے کا رنگ نکھارتا اور پیاس بجھاتا ہے۔

(گھریلو علاج ص 112، 111 ماخوذاً)

موسم سرما سے روک تھام کے ذرائع اختیار کرنا

موسم سرما میں سردی سے بچنے کے اقدامات کئے جانے چاہیئے؛ تاکہ سردی کے مضر اثرات سے بچا جائے، چنانچہ اللہ تعالی نے سردی سے بچنے کے لئے ہمیں اسباب عطا کئے ہیں اور گرمی کے ان اسباب کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَاۚ لَكُمْ فِیْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ

ترجمہ: اور چوپائے پیدا کیے ان میں تمہارے لیے گرم لباس اور منفعتیں ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو۔ اور اسی نے چوپائی پیدا کئے، جن میں تمہارے لئے گرمی کے لباس (اسباب) ہیں اور بھی بہت سے منافع ہیں، (النحل:5)

اس آیت میں ان چیزوں کا ذکر فرمایا جن سے انسان اپنی تمام ضروریات میں نفع اٹھاتے ہیں اور چونکہ انسان کی سب سے بڑی ضرورت کھانا اور لباس ہے کیونکہ ان سے بدنِ انسانی تَقوِیَت اور حفاظت حاصل کرتا ہے اس لئے سب سے پہلے ان جانوروں کا ذکر کیا گیا جن سے یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اونٹ، گائے اور بکریاں وغیرہ جانور پیدا کئے، ان کی کھالوں اور اُون سے تمہارے لیے گرم لباس تیار ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی ان جانوروں میں بہت سے فائدے ہیں جیسے تم ان کی نسل سے دولت بڑھاتے ہو، اُن کے دودھ پیتے ہو، اُن پر سواری کرتے ہو اور تم ان کا گوشت بھی کھاتے ہو۔

(خازن، النحل، تحت الآیۃ:۵، ۳/۱۱۳)

اور اسی سورت میں آگے جا کر اللہ پاک نے فرمایا "اور اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہاری رہائش بنایا اور اس نے تمہارے لیے جانوروں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جنہیں تم اپنے سفر کے دن اور اپنے قیام کے دن بڑا ہلکا پھلکا پاتے ہو اور بھیڑوں کی اُون اور اونٹوں کی پشم اور بکریوں کے بالوں سے گھریلو سامان اور ایک مدت تک فائدہ اٹھانے کے اسباب بنائے" (النحل:80)

مذکورہ بالا دونوں آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ گرمی دینے والے اسباب اللہ کی نعمت ہیں؛ جنہیں بغیر کسی تردد کے استعمال کرنا چاہیئے، اور ان کے استعمال کے وقت اللہ کا شکر بجالانا چاہیے، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے حکومتی سطح پر اپنی رعایا کو یہ حکم بھیجا کہ: "موسم سرما آچکا ہے، لہذا تم اون (کے کپڑے)، موزے، وغیرہ پہن کر اس کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ، کیونکہ یہ سردی دشمن ہے، جو جلدی داخل ہو جاتی ہے، جبکہ دیر سے نکلتی ہے" حافظ ابن رجب نے کہا کہ: یہ عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی رعایا کے ساتھ مکمل خیر خواہی، حسن نگرانی، شفقت اور اہتمام کا بین ثبوت ہے۔

(لطائف المعارف، از ابن رجب: ص:330)

سردی سے بچنے کے مفید طریقے:

مندرجہ ذیل طریقے اپنانے سے سردی کی شدت سے بچا جا سکتا ہے

(1) اپنے کانوں کی حفاظت اور ان کو گرم رکھنے کیلئے مناسب بندوبست کیجئے۔

(2) ننگے پاؤں چلنے سے بچیئے اور موٹی جُرابیں ، موزے اور بند جوتوں کا استعمال کیجئے۔

(چمڑے کے موزے استعمال کرنے کے شرعی احکامات اسی کتاب کا باب "موسم سرما اور شرعی رخصتیں" کا مطالعہ کر لیجئے)

(3) سردی سے بچنے کیلئے ہفتے میں کم از کم دو بار اُبلا ہوا انڈا استعمال کیجئے۔

(4) موسمی پھلوں (موسمبی، سیب، کیلا) اور تازہ سبزیوں کا استعمال کیجئے۔

(5) سردی کے موسم میں پانی اور پھلوں کے جوس کا زیادہ استعمال فائدہ مند ہے۔

(6)سردی کے موسم میں ٹھنڈے اور خشک موسم کی وجہ سے پاؤں کی ایڑیاں اور ہونٹ خشک ہوکر پھٹ جاتے ہیں ،اس صورت میں لِیکوڈ گلیسریں(Liquid Glycerine)اور ویزلین(Vaseline)کا استعمال کیجئے۔

(7)بیرونی ملبوسات (جرسی ،سوئٹر وغیرہ) کے ساتھ ساتھ اندرونی ملبوسات (موٹی بنیان،پاجاما وغیرہ)کا استعمال بھی کیا جائے۔

(8)سردی کے موسم میں اکثر نزلہ ،زُکام ہوجاتا ہے ،اس صورت میں گرم پانی میں Vicksڈال کر بھاپ لیجئے۔

(9)نزلہ،زکام کی شکایت کی صورت میں دیسی جڑی بوٹیوں کا جوشاندہ فائدہ مند ہے۔

(10)خالی زمین پر نہ سوئیں ،سردی کی وجہ سے بیمار ہونے کا خدشہ ہے ،موٹا کپڑا بچھا لیجئے یا موٹا بستر استعمال کیجئے۔

(11)سردی کے موسم میں موٹر سائیکل پر سفر کرنا خطرناک ہوسکتا ہے ،اگر موٹر سائیکل پر سفر کرنا پڑے تو ہیلمِٹ اور گرم لباس پہن لیجئے۔

(12)حتی الوسع وُضو وغسل میں گرم پانی استعمال کیجئے، جُرابیں، موزے، سوئیٹر اور گرم لباس کا استعمال کیجئے۔

(13)حتّی الامکان وقت ملنے پر کچھ دیر کیلئے دھوپ میں بیٹھئے۔

دھوپ کی اہمِیَّت:

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی ایک بَہُت بڑی نعمت سورج بھی ہے اور اِس کی دھوپ میں بَہُت سارے فوائد رکھے گئے ہیں۔جسمِ انسانی کی صحّت کیلئے دھوپ کا اَہم کردار ہے۔ایک

کہاوت ہے: ''جس گھر میں سورج داخل نہیں ہوتا اُس میں ڈاکٹر داخل ہوتا ہے۔'' بے شمار جراثیم ایسے ہوتے ہیں جو دھوپ اور تازہ ہوا سے مر جاتے ہیں۔ چُنانچہ جن گھروں کی کھڑکیاں محض گرد و غبار کے خوف سے ہر وَقت بند رکھی جاتی ہیں اور اُن میں دھوپ اور تازہ ہوا نہیں پہنچ پاتی، وہاں طرح طرح کے جراثیم پرورِش پاتے اور خوب بیماریاں پھیلاتے ہیں، لہٰذا روزانہ دن کا اکثر وقت کھڑکیاں کھلی رکھنی چاہئیں۔ ہر کمرہ میں آمنے سامنے دو کھڑکیاں اس طرح بنوائی جائیں کہ ایک سے تازہ ہوا داخل ہو اور دوسری سے باہَر نکلتی رہے۔ صِرف ایک کھڑکی کھلی رکھنا کافی نہیں ہوتا، اگر آمنے سامنے دو کھڑکیاں نہ ہو تو پھر کھڑکی اور دروازے کی ایسی ترکیب ہو کہ ایک طرف سے ہوا داخل ہو اور دوسری طرف سے خارِج۔

سُورج کی کِرنوں کا کمال:

انسانی جسم کی کھال میں وٹامن D (سوئی ہوئی حالت) یعنی Inactive form میں ہوتا ہے۔

اسکا نام 7 ڈیہائیڈرو کولیسٹرول (DEHYDRO.CHOLESTRO.7) ہے۔ جب سورج کی اَلٹراوائیلِٹ شُعاعیں ULTRA VOILET RAYS انسانی جسم پر پڑتی ہیں تو کھال میں سویا ہوا وِٹامن D بیدار ہو کر مُتحرک ہوتا اور وِٹامن ڈی 3 (VITAMIN D3) میں تبدیل ہو کر خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ وہاں سے یہ جگر میں جاتا ہے جہاں اس کو مزید کارآمد بنایا جاتا ہے پھر یہ گُردوں میں پہنچ کر مکمَّل طور پر سرگرمِ عمل ہو جاتا ہے۔ اب یہ وِٹامِن ڈی 3 آنتوں سے کیلسِیَم اور

فاسفورَس (PHOSPHORUS) کو خون کے اندر جَذب کرنے میں مدد دیتا بلکہ اس عمل کو تیز تَر کردیتا ہے۔ اوران کی جو مقدار ہماری خُوراک میں شامل ہوکر ہماری آنتوں میں پَہنچ رہی ہے اس کو ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ تیزی سے اسے خون میں جَذب کرلیتا ہے۔ کیلسِیَم اور فاسفَورَس ہماری ہڈّیوں کی صحیح نَشوونُما کیلئے بے حد ضَروری ہیں۔

شیشے سے چَھن کرآنے والی دھوپ:

سورج کی وہ شُعاعیں جو بند کھڑکیوں کے شیشے سے پار ہوکر انسانی جسم تک پہنچتی ہیں ان میں اَلٹرا وائیلِٹ شُعاعیں نہیں ہوتیں لہٰذا ان میں یہ خاصِیَّت بھی نہیں ہوتی کہ سَوئے ہوئے وِٹامن ڈی 3 کو بیدار کرکے کارآمد بناسکیں۔

بچّوں کی بیماری:

جس طرح عُموماً پودوں کی نَشوونُما کیلئے دھوپ کا اَہَم کردار ہے اِسی طرح بچّہ ہویا جوان، ادھیڑ عمر کا ہویا بوڑھا ہر بدنِ انسانی کیلئے تازہ ہوا اور دھوپ مفید ہے۔ 6 ماہ سے 2 سال کی عمر کے درمیان بچّوں کی ہڈّیاں تیزی سے بڑھتی ہیں۔ اگر ہڈیوں کی صحیح نشوونُما نہ ہو توان میں ''رِکَٹس'' نامی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ ہڈّیوں کی صحیح نَشوونُما کیلئے وِٹامن ڈی 3 بَہُت ضَروری ہوتا ہے جس کو حاصل کرنے کا آسان اور بہترین ذریعہ سورج کی دھوپ ہے اگراِس میں کمی واقع ہوجائے توہڈّیوں میں مختلف نَقائص (خامیاں) رہ جاتے ہیں جو آگے چل کر پریشانی کا باعِث بنتے ہیں۔

گھروں میں دھوپ نہ آنے کا نقصان:

آج کل ''رِکٹس'' نامی بیماری بچّوں میں عام ہوتی جارہی ہے، اس کی وُجوہات میں سے خُوراک میں وِٹامِن ڈی 3(VITAMIN D3)کی کمی بھی شامِل ہے، مگر سب سے بڑی وجہ تنگ محَلّوں اور چھوٹی چھوٹی گلیوں کے اندر بڑی بڑی عمارَتوں کے بند گھروں میں رہائش ہے ۔ کیونکہ ایسی جگہوں پر سورج کی اَلٹرا وائیلٹ شُعاعیں ULTRA VOILET RAYS صحیح طور پر انسانی جسم تک نہیں پُہنچ پاتیں اور نتیجتاً بچّہ RICKETS (رِکٹس) کا شکار ہوسکتا ہے، اگر ایسا ہوا تو اس کی ہڈیوں میں ایک یا ایک سے زیادہ مختلف نَوعِیَّت کے نَقص (عیب) پیدا ہوجائیں گے ۔

دھوپ حاصِل کرنے کا طریقہ:

طُلُوعِ آفتاب کے فوراً بعد اور غُروبِ آفتاب کے آخِری لمحات میں کم از کم بارہ بارہ مِنَٹ کیلئے (موسم کے لحاظ سے وقت میں کمی بیشی کرکے) بچّے کو ایسی جگہ لٹایئے یا بٹھایئے جہاں مکمَّل دھوپ آتی ہو، ہر عُمر میں دھوپ کھانا ضَروری ہے لہٰذا انہیں اَوقات میں ہر ایک کو اتنی دیر تک مکمَّل دھوپ میں رہنا چاہیے کہ کھال گرم ہوجائے ۔ بیان کردہ اَوقات بہترین ہیں ، اگر نہ بن پڑے تو دن بھر میں کسی بھی وَقت میں کچھ نہ کچھ دھوپ حاصِل کرلینی چاہیے ۔ اگر چھاؤں میں ہوں اور دھوپ آنی شروع ہوجائے تو کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں میں مت بیٹھئے بلکہ وہاں سے ہٹ جایئے یا مکمَّل دھوپ میں آجایئے یا مکمَّل چھاؤں میں ۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ شفقت نشان ہے: تم

میں اگر کوئی سائے میں بیٹھا ہو اور اُس پر سے سایہ ہٹ جائے اس کا کچھ حصّہ دھوپ میں اور کچھ سائے میں ہو جائے تو اُس کو چاہئے کہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہو۔

(ابوداؤد ج۴ ص۳۳۸ حدیث ۴۸۲۱)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضر تِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: یا تو سایہ میں ہی چلا جاوے یا بالکل دھوپ میں ہو جاوے کیونکہ سایہ ٹھنڈا ہے اور دھوپ گرم اور بیک وَقت ایک جسم پر ٹھنڈک و گرمی لینا صحّت کیلئے مُضِر (نقصان دِہ) ہے اس لئے ایسا نہ کرے نیز یہ شیطانی نشست ہے جس سے شیطان خوش ہوتا ہے لہٰذا اس تشبیہ سے بچنا ضَروری ہے۔

(مراۃ ج۶ ص۳۸۷)

سردیوں میں تپش (Heat) لینا:

سردیوں کے موسِم میں تپش حاصل کرنے کے لئے ہیٹر کا استعمال کیا جاتا ہے یا لکڑیاں جلائی جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں کھول دیئے جائیں تاکہ اندر کی گرمائش باہر نکلے اور ہوا کا آنا جانا رہے۔ اگر کمرہ بند ہو گا تو گرمائش اندر پھیلے گی جو جسم کے لئے نقصان دہ ہے۔

سردی میں ہاتھ پاؤں پھٹنے کا علاج:

سردی کی شدّت سے بعض اوقات ہاتھ پاؤں اور ہونٹ پھٹ جاتے ہیں اور ان میں چِیرے سیپڑ جاتے ہیں جو سخت تکلیف دیتے ہیں۔ اس کا آسان علاج یہ ہے کہ رات کو آگ کے سامنے بیٹھ کر مُتأَثِّرہ مقام پر پیاز کا ٹکڑا ملئے۔(گھریلو علاج:10)

دعوت فکر و عمل:

درج بالا سطور میں نہایت اختصار کے ساتھ ان چیزوں کا ذکر کیا گیا؛ جن کی اہمیت کا ہم موسم سرما میں اندازہ لگا سکتے ہیں ؛ لیکن یاد رکھیں ! یہ چند دن کی سختیاں ہم سے جھیلی نہیں جاتیں اور اس کے لئے ہم سہولتوں کا انتظام کرنے لگتے ہیں ، اور بہ قدر وسعت کرنا بھی چاہیے؛ مگر ناعاقبت اندیش ہے وہ شخص، جو دنیا میں رہ کر اپنی زندگی مرضئ خدا اور تعلیماتِ شریعت کے خلاف گزارتا ہے جو آخرت میں سزا کا مستحق قرار پائے گا جہاں کی سختیاں ابدالآباد ہوں گی، ہمارا کمزور بدن اور ناتواں جسم دنیا کی معمولی سردی اور ہلکی سی خنکی برداشت نہیں کر سکتا تو پھر آخرت کی ہولناکیوں کا کیا مقابلہ کر پائے گا۔ اسی لئے ہمیں چاہیے کہ ہم زندگی کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالیں، نیز دن و رات کی تبدیلیوں اور ماہ و سال کی گردشوں سے سبق لینے کی کوشش کریں۔

انقلابات جہاں واعظ رب ہیں سن لو
ہر تغیر سے صدا آتی ہے فافہم فافہم

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے)-عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟-عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا-عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)-عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!-عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک-عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر-عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ-عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت-عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟-عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی-عبد مصطفی	اختلاف اختلاف اختلاف-عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ-عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)-کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)-عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی
عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی
آیئے نماز سیکھیں (حصہ 1)-عبد مصطفی	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا-عبد مصطفی
محرم میں نکاح-عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)-عبد مصطفی	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟-عبد مصطفی
ایک نکاح ایسا بھی-عبد مصطفی	کافر سے سود-عبد مصطفی
میں خان تو انصاری-عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)-عبد مصطفی
جرمانہ-عبد مصطفی	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟-عبد مصطفی
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی	اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی
کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل	مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا-مولانا حسن نوری گونڈوی	سفرنامہ بلاد خمسہ-عبد مصطفی
منصور حلاج-عبد مصطفی	مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں-علامہ وقار رضا قادری
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں-مولانا محمد سلیم رضوی	سفرنامہ عرب-مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
تحریرات لقمان-علامہ قاری لقمان شاہد	من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق-زبیر جمالوی
طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت-مفتی خالد ایوب مصباحی	فرضی قبریں-عبد مصطفی

سنی کون؟ وہابی کون؟- عبد مصطفی	علم نور ہے- محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے- محمد حاشر عطاری	مومن ہو نہیں سکتا- فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت- محمد سلیم رضوی	ماہ صفر کی تحقیق- مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل و مناقب امام حسین- ڈاکٹر فیض احمد چشتی	شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر- امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال- مولانا محمد بلال ناصر	معارف اعلی حضرت- سید بلال رضا عطاری و رفقا
نگارشات ہاشمی- مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی	ماہنامہ التحقیقات- ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں- مبشر تنویر نقشبندی	زرخانۂ اشرف- محمد منیر احمد اشرفی
حضرت حضر علیہ السلام ایک تحقیقی جائزہ- محمود اشرف عطاری	ایمان افروز تحاریر- محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت ایک حدیث کی تحقیق- اسعد عطاری مدنی	رشحات ابن حجر- فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)- محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی	درس ادب- غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)- محمد شعیب عطاری جلالی	حق پرستی اور نفس پرستی- علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت- محمد سلیم رضوی	صحابہ یا طلقاء؟- مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں- ابو حاتم محمد عظیم	تحریرات ندیم- ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی- ابن شعبان چشتی	اہمیتِ مطالعہ- دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف- علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ	ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟- عبد مصطفی
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات- محمد ساجد قادری کٹیہاری	تحریرات ابن جمیل- ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ کا شمارہ)	مسئلۂ استمداد- محمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی - محمد مبشر تنویر نقشبندی	میرے قلم دان سے (جلد 1) - احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1) - فیصل بن منظور	تحقیقات اویسیہ (جلد 1) - علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ - محمد آصف اقبال مدنی عطاری	رافضیوں کا رد - امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوٹی بیماریاں - علامہ مفتی فیض احمد اویسی	فتاوی کرامات غوثیہ - امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ - ابو عمر غلام مجتبی مدنی	رَضا یا رِضا - عبد مصطفی
خودکشی- علامہ مفتی فیض احمد اویسی	مقالاتِ بدر (جلد 1)- علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	سردی کا موسم اور ہم- خالد تسنیم المدنی (یہ کتاب)

DONATE
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
amo.news/blog

(2) Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

(3) E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**
For futher inquiry: info@abdemustafa.in

BANK DETAILS
Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.in

(2) Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.in**

(4) E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.in**

For futher inquiry: info@abdemustafa.in

M O

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)